T01-05March2019---Zeeshan/Ed. Rauf

THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, March 05, 2019
(287th Session)
Volume II, No.05
(No.)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume II	SP.II(05)/2019
No.05	15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Questions and Answers 2
3. Leave of Absense 34
4. Point raised by Senator Sherry Rehman regarding attempted incursion by an Indian submarine into Pakistan's territorial waters 36
    - Senator Muhammad Javed Abbasi 37
    - Senator Abdul Rehman Malik 38
    - Senator Sitara Ayaz 39
    - Senator Dr. Waseem Shahzad 39
    - Senator Mushtaq Ahmed 40
    - Senator Sherry Rehman 40
    - Makhdoom Khusro Bakhtiar, Minister for Planning, Development and Reforms 41
5. Admissibility of Adjournment Motion moved by Senator Sassui Palijo regarding formation of a high powered Tax Commission 42
6. Admissibility of Adjournment Motion moved by Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh regarding Financial Plight of EOBI 43
7. Admissibility of Adjournment Motion moved by Senator Sassui Palijo regarding Gas Supply to Sindh 44
8. Admissibility of Adjournment Motion move by Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh regarding Imposition of heavy fines on Pakistan by International Courts 44
9. Admissibility of Adjournment Motion moved by Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh regarding disclosing the IMF's latest deal by the Government 45
10. Report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges regarding misbehaviour with the mover by F.C. Subedar at Qilla Saifullah (Sharen Jogazai) presented by Senator Brig. (R) John Kenneth Williams 47
11. Report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges regarding irresponsible attitude and misbehaviour of an airhostess presented by Senator Brig. (R) John Kenneth Williams 47

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Tuesday, March 05, 2019

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at three minutes past three in the evening with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

ترجمہ: اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھامے رکھو، اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو، اور اللہ نے تم پر جو انعام کیا ہے اسے یاد رکھو کہ ایک وقت تھا جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، پھر اللہ نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا اور تم اللہ کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے، اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے، اللہ نے تمہیں اس سے نجات عطا فرمائی۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی نشانیاں کھول کھول کر واضح کرتا ہے، تاکہ تم راہ راست پر آجاؤ۔

(سورۃ ال عمران۔ آیت 103)

Questions and Answers

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ وزراء صاحبان، Leader of the House کہاں ہیں؟ چیک کریں، سواتی صاحب آپ کے وزراء کہاں ہیں، Leader of the House کہاں ہیں؟ اب روزانہ یہ مصیبت بن رہی ہے، ہم نے پہلے PM کو بھی لکھا تھا، یہ کیا ہو رہا ہے؟ ایک وزیر صاحب آ گئے ہیں۔ آپ نے quorum point out کیا ہے؟ Question hour. We may now take up questions. میڈم ابھی question hour ہے اس کے بعد کریں۔ سینیٹر بہرہ مند تنگی۔

Senator Behramand Khan Tangi: Thank you Chairman Sahib! Question No.56.

Mr. Chairman: Any supplementary.

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جی جناب۔

جناب چیئرمین: جی بتائیں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! یہ چارٹ جو Federal Minister Sahib نے دیا ہے اس میں انہوں نے یہ نہیں لکھا ہے کہ جو میں universities کے ساتھ comparison کرتا ہوں، یہ فیس evening میں ہے یا morning میں ہے۔ پشاور یونیورسٹی کی جو فیس ہے وہ record پر ہے لیکن کم از کم وزیر صاحب کو یا ان کی ministry کو تکلیف کرنی چاہیے تاکہ ہمیں یہ پتہ چل سکے کہ جو چارٹ دیا گیا ہے اس میں یہ واضح نہیں ہے کہ فیس morning کی ہے یا evening کی ہے۔

Mr. Chairman: Minister for Education.

جناب شفقت محمود (وزیر برائے تعلیم): شکریہ جناب چیئرمین! اس میں جو comparison مانگا گیا تھا وہ یہ تھا کہ کیا پشاور یونیورسٹی نے اپنی فیسیں 5 گناہ بڑھائی ہیں۔ ابھی میری یونیورسٹی کے لوگوں کے ساتھ بات ہوئی ہے اور اس میں سارا چارٹ دے دیا گیا ہے، صبح و شام کا سینیٹر صاحب اگر چاہتے ہیں تو ہم اس کو دوبارہ اس طریقے سے بنالیں گے لیکن جو important point یہ ہے کہ باقیوں کے مقابلے میں 5 گناہ نہیں ہے، کچھ سے زیادہ ہے، کچھ سے کم ہو اور جو گورنمنٹ کی overall policy ہے کہ universities کی autonomy اس حد تک ہے کہ وہ ان چیزوں کا فیصلہ خود کرتے ہیں---(جاری T/2)---

جناب چیئرمین: جی، سینیٹر بہرہ مند تنگی صاحب۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! انہوں نے پشاور یونیورسٹی کا موازنہ پرائیویٹ یونیورسٹیوں سے کیا ہے۔ میں نے سوال پوچھا تھا پشاور یونیورسٹی میں فیسوں کا موازنہ کراچی یونیورسٹی اور پنجاب یونیورسٹی سے کریں لیکن اس میں کم از کم یہ بتائیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: وہ آپ کو provide کر رہے ہیں۔ سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب! ضمنی سوال۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! اگر آپ یہ دیکھیں کہ اس سوال میں تنگی صاحب نے پوچھا ہے کہ پانچ گناہ زیادہ ہیں۔ ہم اس پانچ گناہ point پر نہ بھی جائیں۔ آپ صرف MBA کی فیس کو دیکھیں تو دوسری یونیورسٹیوں کی فیس اگر 39 یا 40 ہزار روپے تک ہے تو پشاور کی ہر یونیورسٹی، چاہے وہ ایگریکلچر یونیورسٹی ہو یا سائنس یونیورسٹی ہو تو ان کی فیسیں 73 اور 77 ہزار روپے مقرر ہیں۔ یہ فیس تو بہت زیادہ ہے اور دوسری یونیورسٹیوں کے مقابلے میں double ہیں۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ پورے پاکستان میں یہ فیس کم ہے تو پشاور میں آپ لوگوں نے یہ فیس کیوں زیادہ رکھی ہے جبکہ پشاور میں آپ کی حکومت بھی ہے۔

جناب چیئرمین: Specific Question کریں اور منسٹر صاحبان بھی specific جواب دیں تاکہ لوگوں کو زیادہ time مل سکے۔

جناب شفقت محمود (وزیر برائے وفاقی تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت): جناب چیئرمین! specific جواب یہ ہے کہ اگر آپ disciplines کو compare کرنا شروع کریں گے تو کچھ disciplines ایسے ہوں گے جن میں فیس کم ہے اور کچھ ایسے ہوں گے جن میں فیس زیادہ ہے۔ یونیورسٹیوں کی اگر independent entities جتنی ہو گی اتنا ہی اچھا ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ یونیورسٹیوں نے اپنا حساب لگا کر یہ فیسیں مقرر کی ہوں گی تو اس میں کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔

Mr. Chairman: Yes, Leader of the Opposition.

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق (قائد حزب اختلاف): جو اعتراض یہاں پر ہوئے ہیں ان کی روشنی میں آپ اس سارے معاملے کو review کر لیں۔ یہ کوئی independence کی بات نہیں ہے، کہ یونیورسٹیاں independent ہیں جتنی مرضی ہے وہ فیس رکھ لیں۔ کسی کے بس

میں ہے یا کسی کے بس میں نہیں ہے۔ اگر آپ نے universal education کی طرف جانا ہے اور standard بھی اچھا رکھنا ہے تو اس کو آپ review کر لیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

جناب شفقت محمود: راجہ صاحب ہمارے لیے بہت ہی محترم ہیں۔ راجہ صاحب! میں صرف اتنا گزارش کروں گا کہ یہ بالکل درست ہے لیکن تمام یونیوسٹیوں کے لیے uniform fee structure بہت مشکل ہے۔ ان کے اپنے مقامی حالات ہیں۔ پشاور میں اور حالات ہیں، کراچی میں حالات اور قسم کے ہیں۔ ہم اس کو uniform نہیں کر سکتے لیکن ٹھیک ہے ہم کوشش کریں گے لیکن اس پر آپ ضرور نظر ڈالیں تو کچھ disciplines میں آپ کو پشاور یونیورسٹی کا زیادہ نظر آئے گا اور کچھ disciplines میں کم نظر آئے گا۔ یہ local condition پر depend کرتا ہے۔

Mr. Chairman: Yes, Leader of the House.

سینیٹر سید شبلی فراز (قائد ایوان): منسٹر صاحب نے بڑے اچھے طریقے سے explain کیا ہے۔ جناب چیئرمین! میں اس میں صرف ایک چیز بتانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ discipline-wise یونیورسٹیوں کو دیکھیں تو اگر ایگریکلچر یونیورسٹی ہے تو اس کی فیسوں میں پانچ یا دس ہزار کا فرق ہے۔ تو یہ کوئی زیادہ فرق نہیں ہے۔ Discipline-wise ملک کی تمام یونیورسٹیوں میں more or less ایک ہی ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال سینیٹر بہرہ مند تنگی صاحب۔

[Q. No. 58]

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے Canteens اور shops کے بارے میں بتایا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ The DAC (Departmental Accounts Committee) meeting for the years 2015-16 and 2016-17 will be shortly convened. The audit for the year 2017-18 is yet to be conducted by the Office of the Auditor General of Pakistan. DAC کی جو میٹنگ ہے یہ audit کے ساتھ related ہیں۔ یہاں پر لکھا ہے کہ 2015-16 کا DAC meeting ابھی تک نہیں ہوئی اور پھر یہ کہہ

رہے ہیں کہ ابھی تک 2017-18 auditکا نہیں ہوا۔ تو اگر 2015-16 کا DAC meetingابھی تک نہیں ہوئی ہے تو اس کا auditکیسے ہوا ہے۔2017-18 کا auditابھی تک کیوں نہیں ہوا ہے؟

Mr. Chairman: Yes, Minister for Federal Education.

جناب شفقت محمود: جناب چیئرمین! دو مختلف چیزیں ہیں۔ ایک ہوتا ہے کہ جب auditہو جاتا ہے تو اس کے بعد ایک Departmental Accounts Committeeہوتی ہے جو اس auditمیں objectionsآتے ہیں ان کو وہ studyکرتی ہے اور اس پر جو بھی actionلینا ہوتا ہے وہ لے لیتی ہے۔ دوسرا ہے auditکا ہی نہ ہونا۔ کئی مرتبہ audit delayہو جاتا ہے۔ 2017-18 کا auditاگر ابھی تک نہیں ہوا تو اس کے لیے ہم Auditor General of Pakistanکو دوبارہ لکھیں گے کہ وہ جتنا جلدی آپ auditکر سکتے ہیں کر لیں اور DACاس کو convene کرنے کے لیے ہم یونیورسٹیوں کو adviseکریں گے کہ وہ جلد از جلد اس کمیٹی کی میٹنگ بلائیں اور audit objectionsکو considerکریں اور ان پر orders passکریں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: آج سے چار سال پہلے والے auditپر یہ کیا objectionکریں گے اور اس پر question markکریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

جناب شفقت محمود: جناب چیئرمین! میں پچھلی اسمبلی میں Public Accounts Committeeکا ممبر تھا۔ افسوس کی بات ہے کہ اس میں 1998, 1999 and 2000 کے objectionsبھی چل رہے تھے۔ تو اس لیے تھوڑا سا delayہوتا ہے لیکن میں سینیٹر صاحب سے agreeکرتا ہوں کہ ہم یونیورسٹیوں کو adviseکریں گے کہ وہ DACکی میٹنگ جلدی کر لیں اور اس کے جو audit objectionsہیں ان کو نمٹا دیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب! ضمنی سوال۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ تعلیم ریاست کی ذمہ داری ہے۔ 70ہزار روپے کی فیس رکھ کر ریاست نے یہ اپنے کندھوں سے اتاری ہے۔ میں اس پر بات نہیں کرنا چاہتا لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ پشاور یونیورسٹی خسارے میں ہے اور اس خسارے کی ایک وجہ یہ ہے کہ پولیس والوں نے وہاں سے کروڑوں روپے کی بجلی استعمال کی ہے اور وہ طلبہ سے فیسوں میں وصول کی جاتی ہیں۔

Mr. Chairman: Yes, Minister for Federal Education.

جناب شفقت محمود: جناب چیئرمین! یہ سوال نہیں تھا اس لیے میرے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔ اگر Leader of the House کو اس کے بارے میں علم ہے تو وہ بتا دیں گے۔

Mr. Chairman: Yes, Leader of the House.

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب چیئرمین! آپ کو پتا ہے کہ پشاور یونیورسٹی پہلے ایک یونیورسٹی ہوتی تھی۔ اب وہاں پر پانچ یونیورسٹیاں بن گئی ہیں جس میں Agriculture, Engineering, Medical, Islamia College University and Peshawar University شامل ہیں۔ اب جو پشاور یونیوسٹی مالی خسارے میں ہے۔ اس کی ایک بنیادی وجہ ہے کہ اسلامیہ کالج جو کہ یونیورسٹی بن گئی ہے لیکن جتنے بھی اس کے ساتھ associated لوگ تھے ان کی pensions پشاور یونیورسٹی کو دینی پڑتی ہے جو کہ تقریباً 220 million روپے بنتی ہیں۔ اس کی وجہ سے وہاں پر خسارہ ہو رہا ہے۔ یہ issue اس وقت چل رہا ہے کہ ہم کس طرح سے اسلامیہ کالج یونیورسٹی کو کہیں کہ وہ اپنے سٹاف کو پنشن خود ادا کریں۔ ایک مرتبہ اگر یہ مسئلہ حل ہو گیا تو پھر نہیں ہوگا۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! پولیس والوں نے وہاں سے کروڑوں روپے کی بجلی استعمال کی ہے اور واپڈا کو بل ادا کرنے کے لیے طلبہ سے فیسوں میں وصول کی جاتی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب چیئرمین! یہ بالکل درست نہیں ہے۔ اتفاق سے کل پشاور یونیورسٹی کے وائس چانسلر آئے ہوئے تھے اور ان سے یہ بات ہوئی۔ اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ جہاں تک واپڈا کی Bills کا تعلق ہے تو وہ انہوں نے ادا نہیں کیے لیکن یہ کہنا کہ وہاں پر بجلی پولیس نے استعمال کی ہے یہ غلط ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، سینیٹر بہرہ مند تنگی صاحب۔

[Q. No. 59]

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے ایک اشتہار بھی دیا ہے۔ اس اشتہار میں 6 Canteen, 6 تندور اور ایک سپر سٹور کا لکھا ہوا ہے۔ یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ A total of 6 bidders participated in the auction for the Canteen at Madina Market. 10,153/-روپے ماہانہ اس کا کرایہ تھا اور ابھی -/173,000روپے ماہوار پر جو highest bidder آیا ہے اس کو ہم نے دے دیا ہے۔ جناب چیئرمین! پہلی بات یہ ہے کہ وہاں پر Canteens سے ہم لوگ کھانا نہیں کھا رہے ہیں۔ ان Canteens سے اس یونیورسٹی کے بچے کھانا کھاتے ہیں۔ دیہاڑی والے لوگ ان بچوں کو وہاں پر یونیورسٹی میں تعلیم کے لیے بھیجتے ہیں۔ ان کے پاس کتنے پیسے ہوں گے۔ اگر Canteen کے کرایہ کو -/10,153 سے -/173,000 تک لے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: سوال پوچھ لیں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ جب اشتہار آیا ہے تو پھر ایک Canteen کا مجھے کیوں دے رہے ہیں۔ آپ سب کا دے دیں۔ STC کا دے دیں۔ جناح کالج کا دے دیں۔ بابا فوڈ کا دے دیں۔ یونیورسٹی فوڈ کا دے دیں۔ المدینہ کا دے دیں اور یونیورسٹی بیکرز کا دے دیں۔ یہ 6 Canteens کا اشتہار دے رہے ہیں اور مجھے ایک Canteen کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ منسٹر صاحب یہ فرمائیں کہ باقی Canteens کا کرایہ کیوں نہیں بڑھایا گیا۔ صرف ایک Canteen کا کیوں بڑھا دیا۔

Mr. Chairman: Yes, Minister for Federal Education. [Contd on T03]

T03-05Mar2019 Time:0320 Ashraf/Ed: Waqas Khan

Mr. Chairman: Yes, Minister for Federal Education.

جناب شفقت محمود: جناب چیئرمین! میرا تو خیال تھا کہ سینیٹر صاحب اور ایوان اس چیز کو سراہے گا کہ ایک کینٹین جو دس ہزار میں پتا نہیں کس طرح چل رہی تھی، یا چل رہی تھیں ایک سے زیادہ اور جب ان کا auction کیا ہے تو اتنا زیادہ auction ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے جو لوگ ان کو چلا رہے تھے وہ کتنا کما رہے تھے۔ یہ تو میرا خیال ہے اگر آپ governance point of view سے دیکھیں یا کسی بھی نظریے سے دیکھیں تو یہ بڑا ایک اچھا اقدام تھا کہ یہ public auction ہوئی ہے اور ان کا کرایہ دس پندرہ گنا بڑھ گیا ہے۔ یہ تو indicate کرتا ہے کہ وہاں سے کتنا پیسا کمایا جا رہا تھا۔

یہ جو اب اس کا کرایہ ہے ، اورچھ bidsہوئیں ، جواس کا کرایہ ہے اس کا automaticallyیہ تصور کرنا کہ اس سے studentsکے لئے بڑی مہنگائی ہو جائے گی۔ نہیں، پہلے جو ہو رہا تھاوہ ناجائز تھا،اس کے ہونے سے معاملات بہتر ہوئے ہیں، ٹھیک ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: دوسرا وہ یہ پوچھ رہے ہیں کہ باقی یونیورسٹیوں کا بھی کریں۔ بس جی مہربانی، جی سینیٹر مشتاق صاحب۔

(مداخلت)

سینیٹر مشتاق احمد: شکریہ جی، میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اس ایوان نے ایک قرارداد پاس کی ہے کہ تعلیمی اداروں میں طلباء تنظیموں پر کوئی پابندی نہیں ہے لیکن سپریم کورٹ کے ایک مبہم فیصلے کی آڑ لے کر تعلیمی اداروں کی انتظامیہ اب بھی طلباء تنظیموں کو دبا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ سیدھا سیدھا سوال کریں مشتاق صاحب۔

سینیٹر مشتاق احمد: جی سوال کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: اسی سوال کے حوالے سے supplementary کر سکتے ہیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: اسی حوالے سے، گزشتہ دنوں پشاوریونیورسٹی میں پولیس نے بدترین تشدد کیا جس پر صوبائی اسمبلی نے کمیٹی بنائی اور انتظامیہ کو guiltyقرار دیا۔ وزیر صاحب! آپ بتائیں کیاان کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے جنہوں نے طلباء پر ظلم کیا تھا؟

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب شفقت محمود: سوال ان کا یہ ہے کہ طلباء کے خلاف کارروائی ہوئی ہے؟ اس بارے میں یہ سوال دیں میں information لے کر جواب دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے، اس کے لئے آپ نیا سوال دے دیں۔ سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب۔

(Q.No.60)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جی، جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کے توسط سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں آپ نے خیر دھنداور سموگ کی وجہ سے اقدامات توکافی کیے جواس میں تفصیل دی ہے۔ میں محترم وزیر صاحب سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ اس سال میں دھنداور سموگ کی وجہ

سے اگر accidents ہوئے تو کتنے ہوئے؟ کیا Climate Ministry کے ساتھ مل کر کوئی ایسی تجویز ہے کہ سموگ کو کم کیا جاسکے یا ختم کیا جاسکے۔

Mr. Chairman: Yes, Minister for Communication.

جناب مراد سعید (وزیر برائے مواصلات): جناب چیئرمین! معزز ممبر کا جو سوال ہے ہم Climate Change ministry کے ساتھ مل کر بھی کام کر رہے ہیں۔ ہمارا ایک نیا project, Climate Change ministry کے ساتھ مل کر شروع ہو چکا ہے 'اپنی شاہراہ' کے نام سے، اس پر بھی ہم کام کر رہے ہیں۔ جو اقدامات یہاں دیئے گئے ہیں، سب سے بڑا قدم جو موجودہ حکومت نے اٹھایا وہ ایک App, 'Hamsafar' ہے جس کی launching ہوئی۔ اگر ایوان میں کسی کو علم نہیں ہے تو میں ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ اس کے دو فوائد ہیں، کہ پہلے موٹروے پر اگر خدانخواستہ کوئی حادثہ ہو جاتا یا کوئی اور اس قسم کا واقعہ سامنے آجاتا تو آپ 130 پر کال کرکے پھر ہیڈ کوارٹر موٹروے پولیس کو inform کرتے تھے جو بڑا لمبا process تھا۔ App: 'Hamsafar' جس کے موبائل میں ہوگی، اس کی ہم نے advertisement بھی کر دی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ ساٹھ کلومیٹر کے اندر ہماری چار گاڑیاں موٹروے پولیس کی ہوتی ہیں لیکن اگر آپ اس App کو استعمال کریں گے تو ساٹھ کلومیٹر کے اندر چار گاڑیاں مطلب پندرہ کلومیٹر میں ایک گاڑی ہوتی ہے تو سات منٹ سے زیادہ وقت نہیں لگے گا اور موٹروے پولیس آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوگی۔ ایک یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔

دوسرا یہ ہے کہ آپ نے اگر موسم کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہے کہ میں سفر کروں یا نہ کروں اور جس سڑک پر سفر کرنا چاہتا ہوں، وہاں ماحول کیسا ہوگا، وہاں traffic flow کس قسم کا ہے، وہاں موسم کی کیا حالت ہے؟ یہ تمام معلومات اس 'App' کے اندر بھی جاتی ہیں۔ اور ابھی جو موسم کے حوالے سے انہوں نے بات کی، ہم صبح ہی میڈیا Channels کو رپورٹ دیا کرتے تھے کہ وہاں پر ابھی status کیا ہے۔ تو یہ سارے اقدامات اسی حکومت نے لئے ہیں اور ان شاء اللہ اس کو مزید بہتر کریں گے۔

ایک اور چیز جو سب سے بہتر ہوئی ہے، پاکستان کی پہلی Road Safety Policy بھی پچھلے مہینے launch کر دی ہے۔ اب اس کے action plan پر تمام صوبوں کے ساتھ مل کر ہم کام رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Thank you, Senator Mushtaq Sahib.

سینیٹر مشتاق احمد: مراد سعید صاحب بہت اچھی باتیں کرتے ہیں لیکن زمین پر عمل نام کی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ جناب چیئرمین! میں یہ سوال پوچھ رہا ہوں، میں یہاں خیبر پختونخوا کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ خیبر پختونخوا کے توان کے ذمے چار سو ارب روپے بجلی کے بھی بقایا ہیں، یہ وہ بھی نہیں دے رہے ہیں لیکن اگر آپ موٹروے سے پشاور سے اسلام آباد تک آئیں اور اسلام آباد سے لاہور تک موٹروے سے جائیں جو Rest Areas and E-Tag کی situation بالکل مختلف ہے۔ چھوٹے چھوٹے Rest Areas ہیں، ان میں سہولیات نہیں ہیں۔ باتھ روم خراب ہیں، مساجد چھوٹی ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی سمجھ آ گئی، شکریہ۔ جی وزیر صاحب۔

جناب مراد سعید: چیئرمین صاحب! میرے خیال میں میرے جواب کے بعد، آپ appreciate بھی کریں گے اور عمل بھی آپ کو واضح نظر آئے گا۔ بالکل ان کی بات صحیح ہے کہ M-I کے Rest Areas میں اور M-2 کے Rest Areas میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اس فرق کو ختم کرنے کے لئے میں نے یہ کیا کہ ان تمام Rest Areas کا Tender ہوا، ان کی bids آئیں، جو سہولیات M-2 کے Rest Areas میں موجود تھیں وہ تمام سہولیات اب M-I کے Rest Areas میں آپ کو ملیں گی۔ چار ماہ ہوگئے ہیں جب ذمہ داری دی گئی، چار ماہ کے اندر اس کا اشتہار بھی دیا، bidders بھی آئے، competition بھی ہوا، اس کو دے بھی دیا، واش روم، مساجد، Restaurants باقی تمام سہولیات جو آپ کو M-2 پر نظر آتی تھیں اب وہ M-I پر بھی آپ کو نظر آئیں گی۔ وہ ٹینڈر ہم نے دے دیا، اب اس کو ظاہری سی بات ہے مکمل کرنے میں ایک دو مہینے کا وقت لگے گا۔

دوسرا، اس کے ساتھ انہوں نے بات کی، میں آپ کو ایک اور مثال دوں کہ یہ بھی achievement ہے کہ ایک Rest Area 2003 سے لے کر 2018 دیا گیا تھا اور اس کو بار بار extension مل رہی تھی دو سال بعد، کتنے کا دیا گیا تھا؟ سترہ لاکھ per year, ہم نے جب وہ ٹینڈر دیا تو ستر لاکھ per month پر چلا گیا۔ یہ بھی اس حکومت کی achievement ہے کہ جب آپ transparency لے کر آتے ہیں۔ سینیٹر صاحب! وہ سہولیات آپ کو M-I پر نظر آئیں گی جو M-2 پر ہیں۔ ابھی آپ نہ مانیں تو اس کا میں کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ ٹھیک ہے، ابھی آپ کر رہے ہیں۔

جناب مراد سعید: نہیں کر نہیں رہے، ہو گیا جناب ٹینڈر ہو گیا، اشتہار آ گئے، bidders آ گئے۔

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب! تشریف رکھیں، یہ تو کوئی طریقہ نہیں۔ جی سینیٹر اعظم سواتی صاحب، ضمنی سوال۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب وزیر صاحب! Easy Tag میں اس لئے لوگ advance پیسے جمع کرواتے ہیں کہ ان کو سہولت ہو اور دوسرا کوئی اپنی lane break کرکے وہاں نہ جائے۔ مختلف ممالک کے اندر Easy Tag کی lane exclusive ہوتی ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ حکومت کا ریونیو اس کے اندر بہت زیادہ جمع ہو جاتا ہے اور دوسرا یہ ہے کہ جو transit کرتے ہیں ان کے لئے سہولت ہے۔ لیکن یہاں ہم نے دیکھا ہے کہ سارے لوگ دوسری lane سے اس lane میں آجاتے ہیں اس پر آپ کو ذرا کام کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب مراد سعید: اس پر نہ صرف ہم کام کر چکے ہیں بلکہ میں آپ کو دو تین چیزیں بتاؤں کہ ایک تو یہ ہے کہ اب E-Tag کے لئے ایک lane مختص ہوتی تھی لیکن اس lane کی بجائے وہ تمام لوگ دوسری لین کو استعمال کرتے تھے۔ نہ صرف یہ ہوگا بلکہ ہم نے پرسوں Highway Council کی approval دے دی ہے۔ اب پورے پاکستان کے لئے جو بھی موٹروے پر سفر کرے گا اس پر ہم E-Tag لازم کریں گے، ایک چیز۔ قطاروں کو کم کرنے کے لئے اور جو وہاں رش ہوتا ہے اس کے لئے ہم نے کیا اقدامات کیے کہ M-I پر ہم ٹول پلازے کے اندر جو گاڑیاں جاتی ہیں ان کے لئے lanes میں اضافہ کر رہے ہیں۔ لاہور کے اندر جب آپ M-2 پر سفر کرتے ہیں تو جو راوی پل آتا ہے اس کی وجہ سے بہت لمبی لمبی قطاریں بن جاتی تھیں۔ ہم اس ٹول پلازے کی location کو اب تبدیل کرتے ہوئے اسے پہلے لے کر آرہے ہیں تاکہ ہم لوگوں کے لئے وہ بھی آسان کر دیں۔

چیئرمین صاحب! میں یہ بتاؤں کہ یہ سارے اقدامات ہو چکے ہیں، اس کا آغاز ہو چکا ہے۔ جو پہلے میں نے سوال کا جواب دیا وہ implement ہو چکا ہے۔ یہ دو جو ہیں، ان پر policy decision لے کر تمام طریقہ کار ہم نے طے کر لیا ہے۔ ہم نے E-Tag کے بارے میں ایک campaign بھی launch کر دی ہے کہ پورے پاکستان کے اندر ہم اس کو لازم کرنے جا رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Thank you, Senator Rukhsana Zuberi, Supplementary Question.

چانڈیو صاحب! numbering پر چل رہے ہیں۔

Senator Rukhsana Zuberi: Chairman Sahib! Thank you.

وزیر صاحب! جو جواب دے رہے ہیں اور یہاں انہوں نے بڑی تفصیل سے جواب دیا ہے کہ کیسے accidents کو prevent کر سکتے ہیں۔ ان کا تین صفحوں میں جواب ہے۔ سوال ہے کہ کیاوزارت یہ consider کر رہی ہے to put up solar panels. کیونکہ زیادہ تر جو accidents ہوتے ہیں وہ steep turns وغیرہ کی وجہ سے ہوتے ہیں، اندھیرے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اس کے لئے، I have وہاں پر travelled breadth tracks of China it was very hard to find an accident on the road. So, it is a very cheap solution if they are thinking of that.

Mr. Chairman: Yes, Minister Sahib.

Mr. Murad Saeed: It is under consideration

لیکن میں ایک اور information بھی آپ کے ساتھ share کرلوں کہ ایک جو موٹروے تھا اس پر 1770 panel لگے ہوئے تھے۔ ان میں سے پندرہ سو ناکارہ تھے۔ آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ اس کو بھی ہم نے فعال کر دیا، اس پر بھی ہم نے کام کر دیا۔ یہ بھی بالکل under consideration ہے۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر محمد طلحہ محمود۔

(مداخلت)

T04-05MAR2019 Taj/Ed. Altaf Sh. 03:30 PM

(مداخلت)

جناب چیئرمین: چانڈیو صاحب، supplementary سوالات ہو گئے ہیں۔

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: آپ اتنی سہولیات کی بات کرتے ہیں۔ کراچی اور حیدر آباد کی سڑکیں، نہ وہاں لیٹرین، نہ مسجد ہے، جو باتیں آپ بتا رہے ہیں۔ سپر ہائی وے، موٹر وے پر آپ کب سے پیسے لے رہے ہیں، آپ نے آج تک دیا کچھ نہیں۔ کبھی آپ نے موٹر وے پر U-turn دیکھی ہے؟ یہ بد قسمت موٹروے ہے جس پر ہم نے U-turn بنائے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب مراد سعید: جناب چیئرمین! میں ان کے جذبات اور باتوں سے بالکل اتفاق کرتا ہوں۔ میں خود on the floor of the House یہ بات کر چکا ہوں، ایک مرتبہ پھر بتاؤں گا۔ جب میں سندھ اور بلوچستان سے آوازیں سنتا تھا کہ اسلام آباد ہمارا حق نہیں دے رہا تو میں نے خود M-9 travel کیا۔ مجھے احساس ہوا کہ بالکل ان کی بات ٹھیک ہے۔ میں M-9 میں کراچی سے حیدرآباد تک اور پھر سہون شریف وغیرہ کی سڑکوں کا دورہ کیا۔ میں نے کام کو speedup کر دیا ہے۔آپ کے علم میں ہوگا کہ آپ کے وزاعلیٰ صاحب کا میرے ساتھ رابطہ تھا۔ میں وہاں بھی چلا گیا، سفر کیا۔ ہم M-9 کا کیا کرنے جارہے ہیں، وہ بھی بتادیتا ہوں۔ پہلا یہ کہ M-9 میں جو right of way تھا،اس پر تو انہوں نے پہلے land acquisition اور ساری چیزیں clear ہی نہیں کی تھیں۔ یہ میرا قصور نہیں ہے، یہ lack of planning تھا۔ اب جب project execution کی طرف جارہاہے تو بے شک وقت لے لیں لیکن planning ایسی کریں کہ مستقبل میں لوگوں کے لیے آسانیاں ہوں۔ دنیا میں کسی بھی موٹروے کو دیکھیں،وہاں پر restricted entry ہوتی ہے۔ یہاں پر رکشے بھی جارہے ہیں، عوام بھی جارہے ہیں، بیچ میں سے گزر بھی رہے ہیں، یہ سارے مناظر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔

میں نے اس کے audit پر بھی کام کیا اور audit بھی کروادیا۔ اب ہم کیا کر رہے ہیں، بجلی کے کھمبے جو کہ بیچ میں لگے ہوئے تھے، Ministry of Energy ہم سے پیسے مانگ رہی تھی لیکن ہم نے اس پر بھی کام شروع کر دیا۔ ہم نے right of way پر بھی کام شروع کر دیا، نہ صرف یہ کہ اس سے پہلے جو لیاری ایکسپریس وے آتا ہے، اس کو پندرہ سال ہوگئے ،وہ ابھی بھی مکمل نہیں ہوا ہے۔ اس کا special audit بھی کروادیا، مجرموں کا تعین بھی کروادیا۔۔۔۔

جناب چیئرمین: بڑی مہربانی، یہ آپ لکھ کر بھی سینیٹر صاحب کو بھجوادیں۔

A group of 35 students along with 5 Faculty Members from Government Islamia College, Kasur, are sitting in the Visitors' Gallery. Welcome.

(Desk thumping)

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۶۱، سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب۔

Q. No. 61.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب! اس میں 1,600 مقدمات کا اندراج کیا گیا ہے اور 214 FIRs کاٹی گئی ہیں۔ میں محترم وزیر صاحب سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ ادارے کی involvement کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتے۔ سرکاری ہسپتالوں میں جو زیادہ تر supply ہوتی ہے، اس میں جعلی ادویات ہوتی ہیں۔ اس میں آپ نے محکمے کے لوگوں کے خلاف کیا کارروائی کی ہے اور ان کے خلاف کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں؟

Mr. Chairman: Minister for Health.

جناب عامر محمود کیانی (وزیر برائے قومی صحت): بہت کم numbers تھے، ہم نے Drug Offices کی تعداد بڑھائی ہے۔ ہم نے barcodes اور ان کی tracking and tracing کے لیے بھی directives دے دیے ہیں۔ اس پر ہماری ایک Task Force بھی بن گئی ہے کیونکہ پہلے اس کی کوئی monitoring نہیں تھی تو ہم نے حال ہی میں Task Force بنا دی ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق صاحب۔

سینیٹر مشتاق احمد: پندرہ فیصد بڑھتی ہے تو مارکیٹ میں تیس فیصد بڑھتی ہے، وہ تو control میں نہیں ہے لیکن میرا سوال یہ ہے کہ DRAP کے سربراہ کے ڈگری کے بارے میں اور یہ تھا کہ ایک مرتبہ نیب میں ان کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ وہ فوت ہو چکے ہیں لیکن وہ زندہ ہیں اور ایک ادارے کی سربراہی کر رہے ہیں۔ اس ایوان میں بھی اس حوالے سے بات آئی تھی۔ اس حوالے سے کیا ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب عامر محمود کیانی: ایک fresh question دے دیں کیونکہ اس سوال میں اس بارے میں نہیں ہے۔ میں جواب دے بھی سکتا ہوں لیکن پھر۔۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ اس پر جو جواب دے سکتے ہیں، وہ بتائیں۔

جناب عامر محمود کیانی: ایسا نہیں ہے، تھوڑی clarity آجانی چاہیے۔ معزز سینیٹر صاحب، ان کی qualification اس لیے پوری ہے کیونکہ ان کی required qualification Punjab University سے تھی، انہوں نے Ph.D کی additional degree لگائی ہوئی تھی جس کی recognition نہیں ہے۔ دوسرا جو انہوں نے کہا کہ ان پر case بنا تھا، وہ ہائی کورٹ میں بھی clear ہو گیا اور سپریم کورٹ میں بھی clear ہو گیا۔ ایسا کوئی case نہیں ہے جو pending ہو۔ وہ دونوں عدالتوں سے clear ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر عائشہ رضا فاروق۔

سینیٹر عائشہ رضا فاروق: شکریہ، جناب چیئرمین! وزیر صاحب نے ہمیں بتایا تو صحیح کہ کیا اقدامات کیے جا رہے ہیں to make sure that quality drugs are made available across the country لیکن ہم نے حال ہی میں دیکھا کہ KP میں ایک skin disease leishmaniasis بہت زیادہ rampant ہو گئی تھی۔ اس میں بہت criticism آیا کہ ملک میں injections timely available نہیں تھے and we had to get help of NGOs and others to import injections. I know that WHO has repeatedly been requesting the country to register this injection تاکہ locally manufacture بھی ہو سکے۔ اس میں کیا اقدامات لیے گئے ہیں ابھی ان کی availability ensure کرنے کے لیے

and to ensure that in future also we do not face such shortages of vital injections?

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب عامر محمود کیانی: جو چیز import کرنی ہے، اس پر کچھ limitations ہوتی ضرور ہیں لیکن ہم کوشش کرتے ہیں کہ جو main drugs ہیں، جو اہم ادویات ہیں، جو lifesaving drugs ہیں، ان کی کمی بیشی نہ آئے۔ حال ہی میں ہم نے اس پر باقاعدہ پوری exercise کی ہے۔ ہماری حتیٰ الوسع کوشش تھی کہ کسی قسم کا drug short نہ ہو اور short نہیں ہے کیونکہ یہ issue اچانک raise ہوا، بالکل we are very well aware of it, اس پر ہم licenses بھی دے رہے ہیں۔ ہم DRAP کو extra time بھی دیتے ہیں۔ جو ہماری pharmaceutical companies and importers ہیں، ان کے لیے ہم نے وقت سے ہٹ کر جو کہ پانچ بجے تک ہے، اس کے علاوہ اس کو access دیا ہے تاکہ وہ آ کر اپنے issues discuss کر سکیں اور ہم ان کو resolve کر سکیں۔

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۶۲، سینیٹر محمد طلحہ محمود۔

Q. No. 62.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! یہ بڑا اہم سوال ہے اور اس میں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ ہم نے خط لکھ دیا ہے۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ دنیا کے ایسے ممالک جو اس مسئلے کو حل کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں، وہاں پر آپ نے کیا lobbying کی، آپ نے وہاں

کوئی وفود بھیجے ہیں؟آپ نے اس سلسلے میں کیااقدامات کیے ہیں؟آپ نے پلوامہ کے حوالے سے جو بات کی ہے، کیااس وقت جوایک بہت بڑامسئلہ پاکستان اور بھارت کا چل پڑاتھا، جنگ کے خطرات تھے،اس کی present position کیا ہے؟

Mr. Chairman: Minister for Planning and Development.

Makhdoom Khusro Bakhtiar (Minister for Planning & Development and Reform): Resolution of Jammu and Kashmir issue

across the political divide, جو کہ یہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کاسب سے اہم ستون ہے۔ میں یہاں یہ کہوں گا کہ یہ پاکستان کی پاکستان کی قومی سوچ کا حصہ ہے بلکہ وقت نے یہ ثابت کیاہے کہ یہ پاکستان کی اجتماعی فریضہ کی شکل اختیار کر گیا ہے۔

جناب والا! اس پر حال ہی میں دنیا نے مسئلہ کشمیر جو بھارتی حکومت اور خاص طور پر وزیر اعظم مودی نے جو اپنے سیاسی اہداف حاصل کرنے کے لیے پاکستان کی طرف پلوامہ واقعے کے بعد جس قسم کی، 1971 کے بعد پاکستان کی فضائی حدود پار کی اور اس کا جو befitting جواب ملا،اس سے پوری دنیامیں یہ واضح ہوگیا، یہ میں نہیں کہہ رہا، یہ دنیاکے leading newspapers چاہے Washington Post ہو، New York Times ہو، Telegraph ہو، برطانیہ کا Independent ہو، مختلف Think Tanks ہوں، جو neutral مبصرین ہیں،وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ دو nuclear armed ممالک ،جب تک اس خطے میں دیرپاامن ممکن نہیں ہوسکتاجب تک کشمیر کامسئلہ حل نہ ہو۔ (T05 پر جاری ہے)

T05-05FEB2019 SAIFI/Ed. Mohsin Zaidi TIME 0340

مخدوم خسرو بختیار: ۔۔۔جاری۔۔۔ مبصرین یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ دو نیوکلیئر آرمڈ ممالک، اس وقت تک اس خطے میں دیرپاامن ممکن نہیں ہوسکتا جب تک کشمیر کا مسئلہ حل نہ ہو۔ اس کے حصول کے لیے، جواب کے اندر بھی لکھا ہوا ہے۔ اس وقت اقوام عالم کا multilateral structure دنیامیں صرف اقوام متحدہ کا ہے، اس میں جو Office of the Commission on Human Rights یہ پہلی دفعہ پچھلے ستر سال میں، شاید 1945 میں League of Nations بنی تھی، 1948 سے یہ issue UN resolutions پر چل رہا ہےاورابھی تک اس کا حل نہیں آیا۔ یہ پہلی دفعہ رپورٹ آئی ہے، جس نے ایک independent enquiry commission بنانے کا کہا ہے۔ یہ پاکستان حکومت اور پاکستان کی باقی جماعتوں کا اولین فرض ہے کہ ہم independent commission بنانے کے میں اپنی

کوششیں کریں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ کشمیر میں جو بربریت ہو رہی ہے، جو ظلم ہو رہا ہے جو تاریخی داستان ہے۔آج تقریباً کشمیر کی ستر فیصد آبادی تیس سال سے کم عمر لوگ ہیں، جس میں سے آدھے unemployed ہیں، یہ جو struggle ہے یہ تیسری generation میں جاچکی ہے۔ India has lost completely, politically and morally اب ان شاء اللہ international forums پر بھی۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

مخدوم خسرو بختیار: مجھے عرض کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب specific رہیں، Question Hour, one hour ہوتا ہے باقیوں کو بھی موقع ملنا چاہیے۔

مخدوم خسرو بختیار: حال ہی میں جو OIC کی Council of Foreign Ministers کی resolution آئی ہے اس کے اگر آپ الفاظ پڑھ لیں تو وہ بڑے واضح ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی وہ ہمیں پتا ہے۔

مخدوم خسرو بختیار: They have condemned Indian terrorism in occupied Jammu & Kashmir یہ OIC کی طرف سے آیا ہے۔ جس کو مودی حکومت نے۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ، وزیر صاحب۔ سینیٹر مظفر حسین شاہ صاحب۔

سینیٹر سید مظفر حسین شاہ: جناب والا! میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پچاس سال کی تاریخ میں OIC نے کبھی بھی ہندوستان کو Guest of honour کی حیثیت سے نہیں بلایا۔ اس وقت کیا حالات ہیں جن کی وجہ سے اسلامی دنیا کے جتنے بھی OIC کے ممبران ہیں، پاکستان جو اس کا بنیادی founding member تھا، اس وقت کے حالات میں پاکستان کے نقطہ نگاہ سے کیا محسوس کیا گیا ہے کہ OIC سے Guest of honour ہندوستان کو کیا۔ اس کے fall out پاکستان کی خارجہ پالیسی پر کیا ہوں گے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب specific رہیں، جواب دیں۔

مخدوم خسرو بختیار: مختصراً جو OIC کی resolution ہے اس پر یہ بحث پاکستان میں نہیں ہو رہی بلکہ ہندوستان۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: Guest of honour کا بتائیں۔

مخدوم خسرو بختیار: وزیر خارجہ نے پہلے بھی UAE کے Foreign Minister سے بات ہوئی، وہ یہ دعوت statement دی پلوامہ واقعہ سے پہلے دے چکے تھے۔ اگر یہ پلوامہ واقعہ کے بعد ہوتا تو ہم ان کو دعوت نہ دیتے۔ یہ سفارتی آداب کے خلاف ہے کیونکہ ہم دعوت دے چکے ہیں لیکن میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا اور ہاؤس کو بھی پتا ہونا چاہیے کہ ہندوستان کی جو خارجہ پالیسی رہی انہوں نے OIC کو کبھی اہمیت نہیں دی، کبھی recognize نہیں کیا بلکہ ہندوستان کے کانگرس کے چار spokes person ہیں جو ان کی فارن پالیسی کے اوپر بولتے ہیں وہ ہندوستان کی خارجہ پالیسی کو criticise کر رہے ہیں کہ آپ کے فارن منسٹر سشما صاحبہ کے جانے سے OIC کو legitimacy ملی، آپ نے جا کر اس فورم کو legitimacy دی۔ اس کا جواب آپ کو OIC کی resolution میں ملا۔ یہ سب کچھ ہندوستان میں ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر رخسانہ زبیری۔

سینیٹر رخسانہ زبیری: میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں LOK means what? 15th December کو پلوامہ کا حادثہ بتا رہے ہیں یہ کوئی اور بھی تھا جو 15th December کو ہوا تھا۔ اور میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جو Warsaw کے، RAW کے heads ان کے چیف جسٹس، فورسز کے لوگ جو کہہ رہے کہ

That incident was planned to gain public support for the elections and this coming from everywhere. Is the Government planning all those facts and figures and share it with all the countries to highlight this issue.

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

مخدوم خسرو بختیار: LOK نہیں ہوگا، IOK ہوگا۔ IOK stands for Indian Occupied Kashmir. دوسری جو dossier through diplomatic channels پاکستان کو انڈیا نے بھیجا ہے اس میں کوئی actionable or concrete evidence نہیں ہے۔ جس کے تحت وہ یہ ثابت کر سکیں یا کسی طریقے سے کامیاب ہو سکیں کہ پلوامہ کے اندر پاکستان کی طرف سے کوئی ایسی support دی گئی non state actors کی، پاکستان کی طرف سے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ۔

(Q. 63)

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: شکریہ، جناب چیئرمین! جناب والا! وزیر صاحب تھوڑی سی وضاحت کر دیں کہ انہوں نے financial year 2013-14 سے لے 2017-18 تک پانچ سال کا جو نقصان دکھایا ہے وہ پچھلے پانچ سالوں میں double ہو گیا۔ میرا سوال یہ ہے کہ جب بھی کوئی کام ان کے محکمے میں ہوتا ہے تو اس کی feasibility بنتی ہے، اس کا مطلب ہے جو projects ان پانچ سالوں میں شروع کیے گئے، جو products introduce کروائے گئے اس میں نقصان ہوا تو کیا کسی کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا؟ کیا کسی کے خلاف کوئی FIR کاٹی گئی؟ یہ قوم کا نقصان ہے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر برائے پوسٹل سروسز۔

جناب مراد سعید (وزیر برائے پوسٹل سروسز): جناب چیئرمین! ان کی بات صحیح ہے کہ پچھلے پانچ سالوں میں پاکستان پوسٹل سروسز میں بہت زیادہ نقصان ہوا اور یہ ہر سال بڑھ رہا ہے۔ اس کی وجوہات کیا تھیں، ایک تو جو آپ نے بات کی کہ جو بے ضابطگیاں ہوئی تھیں اس میں کسی کے اوپر ایکشن لیا گیا۔ Transparency اور پھر accountability یہ تو ہمارے منشور کا حصہ تھا، اس کی میں وضاحت کر دوں لیکن میں نے پہلے بھی اقدامات کیے کہ خسارے سے نکل کر profitable کی طرف ہم جا رہے ہیں۔ جناب والا! کمزوری یہ تھی کہ ادارہ خسارے میں تھا، workers کی capacity building نہیں ہوئی تھی۔ خط و کتابت کا سلسلہ بند ہونے جا رہا تھا۔ چونکہ trust deficit تھا، قوم کا اس کے اوپر trust بحال کرنا تھا، image building کرنی تھی۔ اب اس کے لیے آپ حکومت سے پیسہ بھی نہ مانگیں اور اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے آپ کیا کر سکتے ہیں۔ پہلے ہفتے میں electronic money order, easy paisa کی جو بات ہوتی ہے، 82 billion کی پاکستان کی مارکیٹ ہے، ہم نے الیکٹرانک منی آرڈر شروع کر دیا، اس سے ہمارا revenue بڑھ گیا۔

جناب چیئرمین: مراد صاحب یہ آپ نے کل ہاؤس میں بتا دیا تھا، آپ اس کا جواب دیں۔ سوال کا جواب دیں تا کہ ہاؤس کا وقت بچے۔

جناب مراد سعید: سوال کا ہی ہے کیونکہ خسارے میں ہے تو ہاؤس جاننا چاہے گا کہ خسارے سے کس طرح نکلے گا۔ الیکٹرانک منی آرڈر شروع کر دیا۔ دوسرا یہ ہے کہ بھروسہ قائم کرنے کے لیے ہم نے Urgent Mail Service شروع کر دی۔ آج آپ پارسل بھیجیں کل آپ کے گھر کی دہلیز پر ہوگا۔ اس کے ساتھ ہم نے same day delivery بڑے شہروں میں شروع کر دی، اس سے ہمارے revenue میں فرق آ گیا۔ پھر track and trace اب جدید ٹیکنالوجی آ چکی ہے، ہر بندہ جاننا چاہتا ہے کہ جو پارسل میں نے بھیجا تھا، یہ میری

track and trace اس میں Mobile App launch کیا ہے، ہم نے status تھی وہ کہاں پر ہے، اس کا tracking ID

systemدے دیا۔۔۔

جناب چیئرمین: اس پر کسی دن آکے ویسے statementدے دیں، ابھی سوال کا جواب دیں تاکہ باقیوں کا وقت بچ جائے۔

جناب مراد سعید: اسی کی بات کر رہا ہوں، کوئی ہٹ کر بات نہیں کر رہا۔ خسارے کس طرح ختم کرنے ہیں آپ بھی جاننا چاہیں گے۔

72 hourکی گارنٹی دے دیا، ہم نے export parcel جو ۲ بلین ڈالر کی مارکیٹ ہے، اس میں ہم نہیں تھے۔ Track and trace

delivery ہم نے وہ شروع کر دی۔ E-Commerce کی مارکیٹ دنیا اس طرف جاری ہے۔

جناب چیئرمین: مراد صاحب آپ نے action کیا لیا، ان کے خلاف جنہوں نے پلاننگ ٹھیک نہیں کی، وہ بتائیں۔

جناب مراد سعید: میں وہی عرض کر رہا ہوں، خسارہ تھا اب increase 212% آگیا ہے۔ دوسرا، تین ہاؤسنگ سوسائٹیز انہوں نے

بنائی تھیں۔۔۔ جاری ہے۔۔۔

T06-05th March2019 03:50 PM Tofique Ahmed/Ed/

مراد سعید: (جاری۔۔۔) میں وہ ہی عرض کر رہا ہوں کہ خسارہ تھا اب increase 212% ہو گیا ہے۔ دوسرا انہوں نے تین

housing societies بنائی تھیں اس پر case تھا، دو NAB نے گرفتار کر لیے، دوسرا یہ اس میں 60 million کا نقصان دکھایا اور

100 million کا دوسرا نقصان دکھایا، ہم نے اس پر action لیا، انہوں نے جو ghost ملازم رکھے تھے ہم نے ان کو فارغ کر دیا پھر اس کے

ساتھ ساتھ ایک اور چیز جو residential areas تھے انہوں نے کسی اور کو گھر rent پر دیے ہوئے تھے، ہم نے اس پر بھی action

لے لیا یہ ساری چیزیں ہوں گی لیکن چیئرمین صاحب! میں جب بات کر رہا تھا، میں یہاں پر کوئی political۔۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں کل آپ نے اس پر پوری detail دے دی تھی، آپ وزیر ہیں کسی دن بھی statement دے سکتے

ہیں۔ جی سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب .supplementary

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! اس میں جو سب سے زیادہ نقصان show کر رہے ہیں وہ retired ملازمین کی pension کا

بتا رہے ہیں کہ زیادہ خرچ ہو رہا ہے۔ اس کے حوالے سے آپ کیا اقدامات اٹھائیں گے اور ایک خاص بات جس پر میں محترم وزیر صاحب کی نشاندہی

بھی کرنا چاہوں گا کہ ان کے پاس جو جائدادیں ہیں، جن جگہوں پر ان کے offices ہیں وہ بڑی well-located جگہوں پر ہیں۔ کیا کوئی ایسا

آپ کو throughاس کے بن رہی ہیں، high-rise commercial buildings پر آج کل sites ہے کہ ان proposal بھی

income بڑھانے اور اخراجات کم کرنے میں مدد ملے گی۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے مواصلات۔

مراد سعید: پہلی بات یہ ہے کہ 7 billions کی allocation ہو چکی ہے باقی pension کا AGPR سے ہوتا ہے یہ

Finance کے بجٹ سے نکلتا ہے، آسان کام یہ تھا کہ آپ Finance کو یہ کہہ دیتے کہ 7 billions وہاں سے دیں، میں نے مشکل

challenge accept کر دیا کہ یہ ہماری بجٹ سے کٹوتی ہو گی ان شاء اللہ پھر بھی میں اس کو خسارے سے نکالوں گا اور ہم اس طرف بڑھ ہیں

لہٰذا ہم نے 7 billions کہیں اور سے نہیں لینا، 7 billions بھی cover کرنے ہیں اور خسارہ بھی cover کرنا ہے، profitable

بنانا ہے۔ دوسری جو انہوں نے properties کی بات کی، پاکستان پوسٹل کے پاس تمام properties ملا کر 135 billions کی قیمت بنتی

ہے، پاکستان پوسٹل کی 135billion properties ہیں اور آپ ہر سال 1250 ارب کا خسارہ کر جائیں، یہ کبھی دنیا میں ہوتا ہے؟ ہم نے

کیا کیا جو ہمارے پانچ Offices جو Commercial areas میں تھے، ایک floor پر ہمارا پاکستان پوسٹل کا office تھا اور دوسرا floor

خالی تھا، ہم نے دوسرا floor rent پر دے دیا اس کی bids آچکی ہیں اور اس سے ہر سال تقریباً 60 million تک revenue

increase ہو گا، باقی جو پلاٹ خالی پڑے تھے ان کو بھی use میں لیکر آئیں گے تاکہ ہمارے ادارے بہتر ہو جائیں اور ان شاء اللہ ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، سینیٹر عائشہ رضا فاروق۔

سینیٹر عائشہ رضا فاروق: جی جناب چیئرمین! I wanted to ask honourable Minister کے آپ بتا رہے ہیں کہ

آپ کے پاس بے تحاشا trust deficit تھا اس کو improve کر دیا ہے اور بہت اقدامات اٹھائے ہیں، جب سے آپ کی حکومت آئی ہے

can you share some of those results, that would really be the effect of the policy

جناب چیئرمین: جی وزیر برائے مواصلات۔

مراد سعید: یہ سوال تو نہیں ہے مگر الحمد للہ مجھے اپنے تمام figures یاد ہیں، میں نے جو 212% increase کی بات کی، مجھے

October کے دوسرے ہفتے میں ذمہ داری ملی تھی اس کے بعد سے 212% increase ہے پچھلے سال کے مقابلے میں اگر آپ July

سے لیکر اس مہینے تک لگا دیں تو جو پچھلے سال 30 June تک Pakistan Postal کا revenue تھا وہ اسی March کے 9 تاریخ کو وہاں تک پہنچ جائے گا اور April, May and June جو ہے وہ آگے خسارہ کم کرنے کی طرف ایک قدم ہوگا۔

جناب چیئرمین: شکریہ، سینیٹر سید محمد علی شاہ جاموٹ۔

Question No.64.

Senator Syed Muhammad Ali Shah Jamot: Question No.64.

Mr. Chairman: Any Supplementary?

Senator Syed Muhammad Ali Shah Jamot: No Supplementary.

Mr. Chairman: Senator Dr. Asad Ashraf Sahib.

سینیٹر ڈاکٹر اسد اشرف: جناب چیئرمین! میرا supplementary question یہ ہے کہ Minister for Health Regulation and Services کے تحت PMDC جو بنائی ہے انہوں نے اس کے 12 ممبران کا notification ہو گیا ہے، اس میں سندھ اور بلوچستان کی کوئی representation نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: یہ supplementary نہیں ہے، وزیر صاحب آپ Ordinance کیوں نہیں lay کر رہے ہیں؟ وزیر صاحب جواب دیں۔

جناب عامر محمود کیانی (وزیر برائے صحت): جناب چیئرمین! بالکل جواب دیں گے یہ اس طرح تھا کہ جو PMDC کے 17 ممبران تھے اس میں تمام صوبوں نے اپنے تین تین نام دینے تھے، جیسے جیسے نام آرہے تھے ہم ان کی notification کر رہے تھے کل سندھ اور بلوچستان کے نام بھی آگئے ہیں، آج ان شاء اللہ ان کی بھی notification ہو جائے گی کوئی ممبر باہر نہیں ہیں، میں آپ کو update کر دوں۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی وہی پوچھ رہا ہوں، وزیر صاحب Ordinance کا بھی بتائیں، lay کیوں نہیں کر رہے؟ Session کافی دنوں سے چل رہا ہے۔

جناب عامر محمود کیانی: جی بالکل، ان شاء اللہ ابھی Ordinance لیکر آرہے ہیں لیکن جو ان کا سوال ہے وہ اس لیے important تھا کہ یہ جو ایک ابہام پیدا کیا جا رہا ہے۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: الیکشن روک دیا ہے؟

جناب عامر محمود کیانی: کس کاPMDC کی بات کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جیPMDC کے President کا۔

جناب عامر محمود کیانی: رک گیا ہے، جب تک تمام ممبرز کا notification نہیں ہوگا، جب تک تمام quorum پورا نہیں ہوگا، الیکشن نہیں ہونگے، میں ایوان کو assure کرتا ہوں کہ this is the pain اور ان شاء اللہ آج سندھ اور بلوچستان نے اپنے نام بھیج دیے ہیں اور ان شاء اللہ on 17th it will be done.

جناب چیئرمین: نہیں وزیر صاحب آپ اپنا Ordinance lay کریں، آپ ایوان میں کیوں نہیں لارہے ہیں؟

جناب عامر محمود کیانی: بالکل لیکرآرہے ہیں، within days آرہا ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب جلدی لیکرآئیں، اس پر Chair کی بھی already چار rulings آچکی ہیں،، میں آپ کو بتادوں اگر lapse ہو گیا پھر یہ ایوان اس کو پاس نہیں کرے گا۔

جناب عامر محمود کیانی: جی میں ایوان سے request کر رہا ہوں کہ ان شاء اللہ جو commitment کی ہے اس کو وقت پر لیکر آئیں گے، ہم چاہ رہے ہیں کہ یہ Ordinance آجائے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ صاحب، .Supplementary

سینیٹر ڈاکٹر اسد اشرف: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ سب کا ایک بار notification ہونا چاہیے، خیبر پختون خوا اور پنجاب کا ہو گیا ہے، آج بلوچستان کا کریں گے اور شاید دو ہفتوں کے بعد سندھ کا کریں پھر یہ Council Complete ہو گی۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب یہ ہی تو کہہ رہے ہیں کہ آپ کے صوبے نے ابھی تک نام نہیں بھیجے۔

سینیٹر ڈاکٹر اسد اشرف: جناب چیئرمین! جب council کا notification ہوتا ہے تو وہ complete ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی آپ وزیر صاحب کی پوری بات سن لیں، جی وزیر صاحب اور پھر عثمان صاحب۔

جناب عامر محمود کیانی: میں مختصراً یہ بات کہہ رہا ہوں کہ یہ جو notification ہے اس کا election سے کوئی تعلق نہیں ہے، جب تک House 17 members کا پورا نہیں ہوگا، وہ آچکے ہیں آج notification ہو جائیں گی اور جب پہلی meeting ہو گی تب ہی election ہوگا، میں clarity دے رہا ہوں یہاں پر کوئی issue نہیں ہے اور کوئی issue نہیں بنانا چاہیے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ صاحب .supplementary question

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب چیئرمین! تقریر کروں یا سوال کروں؟

جناب چیئرمین: سوال کریں۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: نہیں میں اس شرط پر تقریر نہیں کروں گا کہ آپ آئندہ وزراء کو بھی کہیں۔

جناب چیئرمین: جی میں وزراء کو بھی کہہ رہا ہوں وہ detail میں جواب دیں گے، عثمان صاحب جی جلدی بتائیں۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب چیئرمین! وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم سب طبعی سہولیات پہنچا رہے ہیں، دل کے مریضوں کو اسپتال میں stent نہیں مل رہا ہے یہ طبعی سہولیات کہاں دے رہے ہیں؟ Panadol and Disprin دے رہے ہیں؟ دل کے مریضوں کو stent کیوں نہیں دے رہے۔ وزیر صاحب اس کا جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی وزیر برائے صحت۔

جناب عامر محمود کیانی: یہ سوال کہاں پر آیا ہے؟

جناب چیئرمین: نہیں نہیں یہ supplementary سوال پوچھ رہے ہیں۔

جناب عامر محمود کیانی: میری یہ گزارش ہے خدانہ کرے ان کو یہ تکلیف ہو لیکن اگر ان کو یہ تکلیف ہو گی تو ان شاء اللہ ہم PIMS میں لوگوں کو free کر رہے ہیں اور already ایک سال کا۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں stent کا بتائیں۔

جناب عامر محمود کیانی۔ آپ گزارش سن لیں۔

جناب چیئرمین: عثمان کاکڑ صاحب آپ بیٹھ جائیں، ان کی بات سن لیں۔

جناب عامر محمود کیانی: آپ میری گزارش سن لیں ورنہ میں جواب نہیں دوں گا۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب یہ نہ کہیں، ایوان میں اس طرح جواب نہیں دیتے۔

جناب عامر محمود کیانی: پھر یہ جواب تو دینے دیں۔

جناب چیئرمین: جواب سن لیں جی۔ وزیر صاحب آپ اس طرح کی بات نہ کریں۔

جناب عامر محمود کیانی: آپ جواب سنیں گے تو دوں گا۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحبان تشریف رکھیں، مہربانی کرکے جواب سنیں اور اپنے الفاظ واپس لیں لیں، الفاظ واپس لے لیے جی۔

جناب عامر محمود کیانی: stent available ہیں very don't آپ جب چاہیں کوئی مریض بھیجیں ہم اس کو treat کریں گے۔

جناب چیئرمین: بیٹھ جائیں، سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وزیر صاحب stent کے بارے میں بتائیں۔

جناب عامر محمود کیانی: اب بات پھر وہیں آ گئے، میں پہلے ہی ان کو جواب دے دیتا اگر یہ آرام سے سن لیتے۔ گزارش یہ ہے کہ ہمارا ایک main PIMS hospital ہے وہاں پر availability بھی ہے خدانہ کرے اگر کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو آپ وہاں پر چلیں جائیں، آپ یہاں پر کوئی committee بنادیں وہ جا کر check بھی کر لے اور ان شاء اللہ مزید facilities دیں گے یہ ہماری duty ہے اور ہمارا فرض ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب چیئرمین! today is very lucky day آج ہم بہت سارے وزراء دیکھ رہے ہیں I hope آئندہ بھی اسی طرح آتے رہیں گے۔

جناب چیئرمین: جی سوال کریں ماشاءاللہ آج وزراء بہت آئے ہیں۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: لیکن ہمیں پتا نہیں کہ کس کے کہنے پر آئے ہیں، ہم امید کر رہے ہیں کہ آئندہ بھی آتے رہیں گے۔

جناب چیئرمین: آپ کے ایوان کے کہنے پر آئے ہیں۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب چیئرمین! اگر وزیر اعظم صاحب کے کہنے پر آئے ہیں تو ہم بہت appreciate کرتے ہیں۔ سوال نمبر 67.

جناب چیئرمین: سوال نمبر 67 یا 65.

Question No.65

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب چیئرمین! Sorry 65 وہ بھی میرا ہی ہے۔

Mr. Chairman: Any Supplementary?

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب چیئرمین! اگر وزیر صاحب ناراض نہ ہوں، سوال کچھ اور تھا اور جواب کچھ اور آیا ہے۔ میرا سوال بڑا مختصر تھا کہ کیا یہ Charity Hospital ہے؟ اگر یہ Shifa International Charity Hospital ہے تو وزیر صاحب یہ بتادیں کہ کیا جو Charity Hospital پر rules and regulations apply ہوتے ہیں وہ اس پر بھی ہو رہے ہیں؟ کیا 50% لوگوں کا مفت علاج کرنا بھی اس میں شامل ہے اور وزیر صاحب نے کبھی اس کو check کیا ہے یا نہیں کیا؟

جناب چیئرمین: جی وزیر برائے صحت---جاری---T07---

T07-05March2019---Mazhar/Ed. Mubashir

Mr. Chairman: Minister for Health.

جناب عامر محمود کیانی: Historically یہ جو ستر سال گزرے ہیں آپ نے اسلام آباد میں کوئی Health Care Commission کبھی بنایا ہی نہیں جو ابھی under process ہے۔آپ کے private hospitals کی monitoring Government نہیں کر سکتی لہٰذا ابھی یہ process میں ہے۔ جب ہمارا access ہو گا تو ان شاء اللہ we will get hold of them.

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب چیئرمین! Minister Sahib کو بالکل پتا نہیں ہے۔ قانون موجود ہے۔

Mr. Amer Mehmood Kiani: Brother it is under process.

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: I sorry, یہ پڑھ کر نہیں آئے۔ میں convince کرتا ہوں otherwise جو مرضی مجھے سزا دیں۔ میں قانون یہاں پر پیش کرتا ہوں۔ میں نے پوچھا کہ یہ charity organization ہے۔ یہ یہاں پر یہ نہیں بتا رہے۔ جناب میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔ یہ اتنے جذباتی نہ ہوں، یہ ماشاللہ بڑے وزیر ہیں۔

جناب چیئرمین: ویسے اس کو آپ اپنی Committee میں بھی take up کر سکتے ہیں۔آپ Chairman Committee ہیں وہاں اس مسئلے کو take up کر لیں۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: ٹھیک ہے جناب ہم کر لیں گے آپ Standing Committee میں refer کر لیں ہم اس کو take up کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: کمیٹی میں بھیج دیا ہے۔ سینیٹر فدا محمد صاحب، supplementary question اب نہیں ہوگا وہ کمیٹی کو refer ہو گیا ہے۔ سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ صاحب۔ علی محمد خان صاحب نے ابھی یہ کہا ہے کہ میں دوسرے ہاؤس سے واپس آ کر جواب دے دیتا ہوں۔ پانچ منٹ تک انتظار کر لیں، .kept aside سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ صاحب ماشاللہ نمبر آ گیا۔

Q. No. 68

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جواب انہوں نے ٹھیک دیا ہے البتہ میری ایک تجویز ہے۔

جناب چیئرمین: تجویز یا سوال؟

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب چیئرمین! کسانوں کو training دینا ایک بہت اہم پروگرام ہے۔ جو پروگرام جاپان اور اٹلی کا ہے اس میں ان کسانوں کو شامل کریں جنہوں نے training حاصل کی ہے ان میں سے ہی انتخاب کریں یہی میری تجویز ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب آپ ان کی تجویز note کر لیں۔

صاحبزادہ محمد محبوب سلطان: جناب! میں نے ان کی تجویز note کر لی ہے۔

جناب چیئرمین: بڑی مہربانی، سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب، supplementary ہے۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: شکریہ، جناب چیئرمین! منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ کیا ان کے پاس نئے پاکستان میں ایسی کوئی strategy ہے کہ ایک زمیندار جو اپنے کھیتوں میں وہ مختلف اقسام کی فصلیں اگاتے کے ہیں۔ ہم جو آج کل water crisis کے بارے میں بات کرتے ہیں تو water distribution or water break up کے حوالے سے ان کسانوں کی capacity building یا training کا ان کے پاس کوئی programme یا mechanism ہے کہ water crisis سے بھی نکلیں اور فصل بھی اچھی آئے۔

Mr. Chairman: Minister for National Food Security.

صاحبزادہ محمد محبوب سلطان: اس کے لیے اگر یہ fresh question دیں کیونکہ آج جو question آیا ہے وہ صرف بلوچستان سے related ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب ویسے آپ information لے کر ان کو دے دیں۔ سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب! ضمنی سوال۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: اس میں انہوں نے 1719 افسران اور طلبا کو تربیت دی ہے۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پورے صوبے کی بات ہو رہی ہے، 1719 تو کچھ بھی نہیں ہیں۔ اس کو بڑھانے کے لیے آپ کی کیا تجاویز ہیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب۔

صاحبزادہ محمد محبوب سلطان: جناب! اس وقت کے project کے مطابق 1719 کو training دی ہے جو کہ 31 districts سے related تھے۔ جیسا کہ ابھی سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ صاحب نے کہا ہے کہ جو دو نئے programmes آئے ہیں ان کے اندر ان شاء اللہ تعالیٰ ان کو مزید بڑھایا جائے گا۔

جناب چیئرمین: سوال نمبر 69, سینیٹر محسن عزیز صاحب، موجود نہیں۔

Answer is placed on the table of House.

Q. No. 69

جناب چیئرمین: سینیٹر دلاور خان صاحب۔

Q. No. 70

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر دلاور خان: میرا محترم وزیر صاحب سے گزارش ہے کہ Maritime Affairs Ministry ایک بڑی Ministry ہے اس میں فاٹا سے صرف سترہ employees ہیں، وہ بھی گریڈ سولہ سے اوپر کے لوگ نہیں ہیں۔ مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت FATA Reforms کے حوالے سے بہت کچھ کر رہے ہیں تو کیا منسٹر صاحب فاٹا کا کوئی کوٹا Maritime Affairs Ministry میں مختص کریں گے۔

Mr. Chairman: Minister for Maritime Affairs.

سید علی حیدر زیدی: جب finalize ہو جائی گی تو اس کا بھی کوٹا بن جائے گا لیکن ابھی بھی فاٹا کے بہت لوگ سارے پورٹس میں پہلے سے کام کر رہے ہیں۔ گوادر میں نہیں KPT اور پورٹ قاسم میں ہیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب صرف سولہ لوگ کام کر رہے ہیں۔

سید علی حیدر زیدی: جناب! Labour Union کے علاوہ اور employed بھی بہت سارے لوگ ہیں، Berth میں بھی بہت سارے لوگ ہیں۔ جہاں تک آپ نے فاٹا کے کوٹے کی بات کی تو اب ویسے ہی ختم ہو گیا ہے یہ خیبر پختونخوا کے کوٹے میں چلا جائے گا تو automatically لوگ بڑھ جائیں جب population بڑھ جائے گی۔

جناب چیئرمین: سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ۔

سینیٹر شیری رحمٰن: شکریہ، جناب چیئرمین! یہ سوال Maritime Affairs کا ہے لیکن اس کا جواب Foreign Affairs والے بھی دے سکتے ہیں اگر سارے موجود ہیں۔ میرا سوال Maritime حدود کے حوالے سے ہے کل رات پاکستان کی Maritime territorial waters breach ہوئے ہیں۔ پاکستان نیوی کی طرف سے اطلاع ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: میڈم یہ supplementary سوال اس پر نہیں بنتا۔

سینیٹر شیری رحمٰن: ہاں یہ Maritime Affairs Ministry کا سوال ہے یہ بتا دیں۔ ان کا فائدہ ہو گا اگر یہ بتا دیں۔ ساڑھے آٹھ بجے رات کو بہت بڑی خبر ہے۔

جناب چیئرمین: اس کے بعد یہ سوال کر لیں۔ سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ صاحب. supplementary

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب چیئرمین! آپ بھی notice لیا کریں۔ فاٹا کے کوٹے کا سینیٹر دلاور خان صاحب نے سوال نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ فاٹا کے کتنے ملازمین ہیں۔ ہزاروں ملازمین میں سے فاٹا کے صرف سولہ ملازمین ہیں۔ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ زیادہ ہیں۔ زیادہ ہیں تو پھر آپ کیوں record پر نہیں لائے۔ جناب چیئرمین! اس کو کمیٹی کے حوالے کریں۔

Mr. Chairman: Minister for Maritime Affairs.

سید علی حیدر زیدی: اگر یہ کہہ رہے ہیں کہ سولہ ہیں لیکن میرے حساب سے زیادہ ہیں میں ان کو اگلی مرتبہ تفصیل نام کے ساتھ دے دوں گا کہ کتنے لوگ ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ تفصیل مہیا کریں اگر answer satisfied نہ ہوا تو پھر کمیٹی کو بھیجیں گے۔ اگلا سوال سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔ موجود نہیں ہیں. answer is placed on the table of the House.

Q. No.71

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اکرم صاحب، موجود نہیں. answer is placed on the table of the House.

Q. No. 72

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اکرم صاحب، موجود نہیں. answer is placed on the table of the House.

Q. No. 73

جناب چیئرمین: سینیٹر دلاور خان صاحب۔

Q. No. 74

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر دلاور خان: میری منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ جن غریب لوگوں کا نوری ہسپتال میں علاج ہو رہا ہے اس کا کیا criteria ہے اور اس کے لیے کیا mechanism بنایا گیا ہے۔ غریب لوگوں سے فیس نہ لی جائے۔

Mr. Chairman: Minister for National Health, Services Regulations and Coordination.

جناب عامر محمود کیانی: جناب عالیٰ! نوری ہسپتال Atomic Energy کے تحت آتا ہے۔Federal Government اس کو run نہیں کر رہی۔ اس کے بارے میں check بھی کر لوں گا لیکن یہ ہماری jurisdiction میں نہیں ہے کہ وہاں کیا ہوتا ہے۔ ہم جن hospitals کو چلا رہے ہیں وہ چار ہسپتال ہیں جن میں ایسی کوئی فیس نہیں ہے۔

سینیٹر دلاور خان: جناب چیئرمین! آپ سے گزارش ہے کہ اس کو کمیٹی کو refer کر دیں۔

جناب چیئرمین: یہ Health کا issue تو ہے ہی نہیں۔ اس کے لیے آپ کوئی اور tool استعمال کریں۔ سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ صاحب ضمنی سوال۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب چیئرمین! ایک منٹ۔

جناب چیئرمین: کاکڑ صاحب time ضائع کر رہے ہیں۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب چیئرمین! صفحہ نمبر کیا ہے۔

جناب چیئرمین: صفحہ نمبر 41 کتنا ہے۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب چیئرمین! ہاں میرے ضمنی کا جواب ہے ہی نہیں تو میں کیا کروں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب آپ late آئے ہیں ایسا نہ کریں ابھی ایک سوال باقی ہے۔ سینیٹر رانا محمود الحسن صاحب، موجود نہیں ہیں.answer is placed on the table of the House ویسے یہ کبھی موجود نہیں ہوتے لیکن ان کے سوال بڑے آتے ہیں۔

Q. No. 75

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔

Q. No. 76.

Mr. Chairman: Any supplementary? … (Contd… T08)

Q. No. 76

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر مشتاق احمد: جناب! میرے پاس مشرق اخبار کا تراشہ ہے کہ South Africa میں تین پاکستانی قتل ہوئے ہیں، دوسرے اخبار کا تراشہ ہے کہ شبقدر کا چوبیس سالہ نوجوان سعودی عرب میں قتل ہوا ہے۔ Overseas Pakistanis جہاں قتل ہو رہے ہیں یا جیلوں میں ہیں، ابھی تک حکومت نے اس حوالے سے کیا اقدامات کیے ہیں اور ان بے چارے مزدوروں کی families کی compensation کے لیے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

Mr. Chairman: Minister for Overseas.

جناب مراد سعید: جناب چیئرمین! ان کا جو سوال ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: ابھی علی محمد صاحب جواب دے رہے تھے، وہ پھر چلے گئے ہیں۔

جناب مراد سعید: میں ان کا جواب دے سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں، وہ وزیر کی ذمہ داری ہے، وہ جواب دے۔ اس میں آپ کو کیا اعتراض ہے؟ وزیر صاحب، آپ بتائیں۔

جناب مراد سعید: انہوں نے کہا کہ حکومت نے ابھی تک کیا اقدامات کیے ہیں۔ جناب چیئرمین! سعودی عرب، یو اے ای، ملائیشیا اور جنوبی افریقہ ان ممالک میں شامل ہیں جہاں ہمارے لیے یہ مسائل زیادہ آ رہے تھے۔ وہاں پر 'Community Welfare Attaches' نہ ہونے کے برابر ہوتے تھے، ان کی تعداد بڑھانی چاہیے تھی تاکہ وہ اپنی قوم کے لوگوں کے مسائل سن سکیں۔ پہلے phase میں وہاں پر 'Community Welfare Attaches' کی تعیناتی کی گئی اور تعداد بڑھائی گئی۔ دوسرا، "پاک سرزمین" App کا آغاز کیا جس کے ذریعے تمام پاکستانی 24/7 رابطہ کر سکتے ہیں اور مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ تیسرا، وزیراعظم عمران خان نے سعودی ولی عہد سے مطالبہ کیا تو دو ہزار سے زائد پاکستانی جیلوں سے آزاد ہو جائیں گے اور باقی پاکستانیوں کے مسائل کے سلسلے میں بھی ہم آگے بڑھے۔

ان کا South Africa and Malaysia کے حوالے سے specific question ہے۔ پچھلے دنوں ملائشیا میں بھی ایک ایسا واقعہ سامنے آیا تھا، اسی وقت Foreign Office and Overseas Ministry نے اس پر اقدامات لیے اور ابھی overall policy آ رہی ہے، میں ان کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ ہمارے overseas Pakistanis کے مسائل کے حل کے لیے یہاں اسلام آباد سے لے کر وہاں Embassy میں انتظامات کیے گئے ہیں۔ ان شاء اللہ مستقبل میں یہ مسائل حل کی طرف جائیں گے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر رحمٰن ملک صاحب۔

Senator Abdul Rehman Malik: How many Welfare Attachee's seats have been increased? No. 2, the main issue with the overseas Pakistanis is of legal aid. Has the Government taken any step whereby they either provide that legal aid and perhaps there was a proposal in the Overseas Ministry that some good mid-level lawyers could be posted in the embassies. Particularly in the Middle East, where there is a problem because they have different judicial system. So would he like to put some light on it?

جناب چیئرمین: وزیر صاحب۔

جناب مراد سعید: جناب چیئرمین! پہلی بات یہ کہ تعداد کتنی بڑھائی گئی تو آپ specific question کریں تاکہ آپ کو صحیح detail مل جائے۔ ہاں! تعداد کے حوالے سے کابینہ میں بھی بات ہوئی اور ان کو کہا گیا کہ اس کی تعداد بڑھائی جائے اور اس پر اقدامات بھی ہوئے۔ دوسرا، legal aid کی بات ہوئی، مختلف ممالک میں قوانین بھی مختلف ہیں۔ ہم اگر Middle East کی بات کریں تو کہیں پر ''کفالہ نظام'' ہے، وہاں پر ایک agreement ہوتا ہے، جس کی آپ نے پاسداری کرنی ہوتی ہے لیکن اگر ہم labour کے rights دیکھیں تو وہ violate ہوتے ہیں۔ ان چیزوں اور law of the land کو دیکھتے ہوئے اور پاکستانیوں کی security, labour agreement and rights کو دیکھتے ہوئے حکومت نے legal aid دینے کی بھی بات کی ہے۔ اگر سعودی عرب میں Saudi Lawyer چاہیے تو اس حوالے سے یا کہیں پر پاکستانی وکلا تعینات کرنے ہیں، اس حوالے سے proposal Cabinet میں discuss ہوئی اور Ministry of Overseas نے اس پر کام کیا ہے۔

آپ کو کہیں پر involvement کی Ministry of Interior چاہیے تو وہ بھی اس سلسلے میں اپنا کام کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر سسی پلیجو۔

سینیٹر سسی پلیجو: اس ہفتے Washington DC میں ہمارے بہت بڑے فلسفی اور دانشور جاوید بھٹو کو قتل کیا گیا۔ قاتل کو پکڑا گیا ہے لیکن یہ سندھ اور پاکستان کا بہت بڑا نقصان ہے۔ آج ہم نے یہ بات Standing Committee میں بھی کی تھی اور ہم چاہتے ہیں کہ Foreign Office and Overseas Ministry اس کو take up کرے کیونکہ یہ ہمارے بہت بڑے ذہن جو پاکستان کا progressive, secular and liberal face دنیا کے سامنے پیش کرتے تھے، اس چیز کو ضرور۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ اس کے لیے کوئی اور tool use کریں۔ وزیر صاحب، embassy کو کہیں اس کو take up کرے۔ Question hour is over, remaining questions and their printed replies placed on the Table of the House shall be treated as read. وزیر صاحب کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔

مخدوم خسرو بختیار: جناب! Question No. 66 was about use of pellet guns on Kashmiris by the Indian Armed forces. میں floor of the House آپ کے توسط سے بتانا چاہتا ہوں کہ سب سے پہلے 22 فروری کو Indian Government نے Indian held/occupied Kashmir میں armed forces کی deployment کو بڑھایا ہے۔ میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ آپ جتنی deployment بڑھالیں، جتنی بھی Pellet Guns کا استعمال کر لیں، آپ Pellet Gun سے کشمیریوں کی بینائی چھین سکتے ہیں، ان کو ان کی نظر سے محروم کر سکتے ہیں لیکن ان کے نظریے سے محروم نہیں کر سکتے۔

They might lose their sight but they will never lose their vision and Pakistan Government and the people of Pakistan are committed to keep messaging this fact to the international community. Thank you.

Leave of Absense

جناب چیئرمین: .Leave applications سینیٹر نزہت صادق صاحبہ لاہور میں بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ یکم مارچ کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ اس لیے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر خوش بخت شجاعت صاحبہ نے بعض ناگزیر وجوہات کی بناپر مورخہ 5 تا 8 مارچ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیارخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر مشاہد حسین سید صاحب نے ناسازئی طبعیت کی بناپر آج مورخہ 5 مارچ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیارخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Order No. 3.

(Interruption)

جناب چیئرمین: میڈم، اس طرح سارے ہی شروع ہو جائیں گے۔ میڈم، کیا ہے، بتائیں؟ یہ توHouseکاسارا۔۔۔

سینیٹر شیری رحمٰن: منسٹر صاحب موجود ہیں، چلے جائیں گے۔ یہ بہت اہم بات ہے۔ کل آپ نے کہا تھا اور Minister for Human Rightsبڑی مشکل اور بڑی تگ ودو کے بعد آئی تھیں، انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ آج ہمیں جو ہمارے قیدی کی میت ہندوستان سے ملی ہے، اس کے حوالے سے۔۔۔

جناب چیئرمین: انہوں نے کہا تھا کہ ایک، دو دن دیں۔ ان کو کل تک کا وقت دیں۔

سینیٹر شیری رحمٰن: نہیں نہیں۔

جناب چیئرمین: میڈم ایسے نہیں ہوتا کہ ایک دن کرکے۔۔۔

سینیٹر شیری رحمٰن: جناب چیئرمین! انہوں نے آج کی بات کی تھی۔

جناب چیئرمین: نہیں، انہوں نے ایک، دو دن کہے تھے۔

سینیٹر شیری رحمٰن: آپ انہیں پابند توکریں کہ آج۔۔۔

جناب چیئرمین: وہ کل ان شاء اللہ آکردے دیں گی۔ وہ بلوچ ہیں، میں نے ان کا خیال بھی رکھنا ہے۔

Point raised by Senator Sherry Rehman regarding attempted incursion by an Indian submarine into Pakistan's territorial waters

سینیٹر شیری رحمٰن: جناب چیئرمین! اسی سے منسلک ایک اور بات ہے، آج سارے میڈیا میں Pakistan Navy کے حوالے سے خبر چلی ہے کہ ہمارے territorial waters میں ہندوستان کی ایک French made submarine جس کو identify کر دیا ہے، PC-III اور ہماری Navy کی تنصیبات جو aircrafts ہوتے ہیں، انہوں نے اس کو detect کیا۔ یہ بھی کہا گیا کہ رات کو time stamp release کیا ہے ساڑھے آٹھ بجے کا کہ یہ ہمارے territorial waters میں نظر آئی ہے، detect ہوئی ہے، انہوں نے اس پر حتمی statement دی ہے لیکن یہ رات کی بات ہے اور آج صبح تک صرف Naval Authorities سے یہ آیا ہے کہ ہم نے اس کو detect کیا اور ہم نے کوئی اسلحہ، pay load, missile یا firing نہیں کی لیکن ہم نے اس submarine کو پاکستان کے territorial waters سے باہر نکال دیا۔ جس طرح نکالا، وہ بہتر جانتے ہیں، میں اس میں نہیں جانا چاہتی، منسٹر صاحب چلے نہ جائیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب، یہ Foreign Office سے related ہے، آپ اس کا جواب دے دیں۔

سینیٹر شیری رحمٰن: آپ کوئی جواب دے دیں کیونکہ Ministry of Foreign Affairs نے ابھی تک اس بارے میں کوئی بات نہیں آئی۔ اس میں اگر کوئی صداقت ہے یا نہیں جو بھی ہے، یہ Pakistan Navy سے release ہوئی ہے۔ یہ کل رات کے تناظر میں بہت اہم بات ہے اور نریندر مودی نے پرسوں آپ کی امن کی پیش رفت کے بعد اس جلسے میں بلنگ و بانگ اور بڑا مشتعل ہو کر کہا ہے کہ پاکستان کو سمجھا دو کہ میں ان کے گھروں میں گھس گھس کے حملہ کروں گا۔۔۔۔ جاری۔۔۔

T09-5MARCH2019 ABDUL RAZIQUE/Ed-ALTAF

سینیٹر شیری رحمٰن: اگر آپ کوئی جواب دیں کیونکہ Foreign Ministry سے ابھی تک کوئی بات نہیں ہوئی ہے۔ اس بات میں صداقت ہے یا نہیں، یہ بعد کی بات ہے کیونکہ پاکستان نیوی کی طرف سے یہ news آئی ہے۔ یہ بہت ہی اہم بات ہے۔ آپ کے امن کی پیشرفت کے باوجود پرسوں ایک جلسے میں انڈین وزیراعظم نریندر مودی نے بڑے مشتعل ہو کر بلند و بانگ انداز میں یہ کہا ہے کہ پاکستانیوں کو سمجھا دو، میں ان کے گھروں میں گھس گھس کر انہیں ماروں گا۔ اس ہاؤس میں شاید میں آخری سینیٹر ہی بنوں گی جو جنگ اور نفرتوں کو دوام دینے کی بات کرے۔ ہم نے زندگی بھر ہندوستان اور دوسرے ممالک کے ساتھ امن کی پیشکش کی ہے لیکن جو تواتر سے انڈیا سے statements آ رہی ہیں اور ان کے صحت مند پائلٹ کے بدلے میں ہمیں ہمارے 16 سال سے قید باشندے کی تشدد زدہ لاش ملی ہے، یہ صحیح نہیں ہے۔ ان حالات میں وہ

ہمارے territorial waters میں surveillance کرنے آئے تھے۔اسے حدیں پار کرنا کہا جاسکتا ہے۔پنجاب اور LOC سے انہوں نے گھسنے کی کوشش کی اور KPK میں وہ اندر آ بھی چکے تھے اور اب کراچی کی طرف وہ آنا چاہ رہے ہیں۔وہ submarine آئی ہے، نہیں آئی ہے، کیوں آئی ہے، Foreign Office اس کا جواب دے کیونکہ یہ میڈیا میں آرہا ہے۔حکومت عوام کو اور ہمیں اعتماد میں لے کہ ہندوستان کے عزائم کیا ہیں اور مودی حکومت کیا چاہتی ہے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر جاوید عباسی اگر آپ بات کریں گے تو اس سے بحث چل پڑے گی۔سب بات کرنا چاہ رہے ہیں، میں کس کس کو روکوں گا۔آپ لوگ پھر باقی بزنس چھوڑ دیں۔

سینیٹر جاوید عباسی: میں بس ایک منٹ لوں گا۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے پھر بات کریں۔

Senator Muhammad Javed Abbasi

سینیٹر جاوید عباسی: جناب چیئرمین! یہ پاکستان کی سالمیت کا مسئلہ ہے۔پاکستان کی aerial, waters and territorial areas کی violations کے لیے ایک ہی قانون ہے۔پاکستان کے aerial violation کے وقت بڑی hue and cry ہوئی تھی اور سینیٹ میں بڑی discussions ہوئی تھیں۔ہمارے سمندری حدود کی violation کرنا بھی ایسی ہی بڑی بات ہے۔ہم اسے مار گرا سکتے تھے لیکن ہم نے peace gesture کے طور پر انہیں چھوڑ دیا۔یہ باتیں ہو رہی ہیں اور ہمیں جواب چاہیے۔یہ فیصلہ حکومت نے یا نیوی کے کسی بڑے افسر نے کی ہے؟ہم سمجھتے ہیں کہ یہ پاکستان کی سالمیت پر attack تھا۔یہ ہمارے لیے air attack کے برابر ہے۔جب Joint Session of Parliament تھا، وزیر اعظم صاحب نے وہاں آ کر یہی کہا تھا کہ ہمارے پاس خبر تھی کہ ہم پر میزائل حملہ ہوگا۔ہم نے تیاری بھی کی تھی لیکن کسی طرح وہ avoid ہو گئی۔ایک اور important بات یہ ہے کہ پچھلے دو، تین دنوں سے یہ خبر high ups سے آ رہی ہے کہ پلوامہ سے لے کر بالاکوٹ کے حملے میں اسرائیل کا ملوث ہونا بھی ہے۔اب یہ بڑا serious معاملہ ہے اور اسے ضرور discuss کریں۔

جناب چیئرمین: یہ آپ لوگوں کی decision ہے۔کل بے شک سارا دن آپ اسے discuss کر لیں۔

سینیٹر جاوید عباسی: جناب! ہاؤس کو اس کا پتہ چلنا چاہیے اور یہ مسئلہ یہاں discuss بھی ہونا چاہیے۔ہاؤس سے بہتر کوئی اور جگہ اس مسئلے کو discuss کرنے کے لیے نہیں ہو سکتی ہے۔اگر کوئی بڑی طاقت ان حملوں کے پیچھے ہے تو یہ ہمیں ضرور discuss کرنا چاہیے چاہے یہ

ہی کیوں نہ ہو۔ سمندری حدود میں جو حملہ ہوا ہے، اس پر حکومت نے جو جواب دیا ہے، یہ بھی ہاؤس کو پتہ discussion in-camera

چلنا چاہیے، شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Yes, Senator Abdul Rehman Malik.

Senator Abdul Rehman Malik

Senator Abdul Rehman Malik: Thank you, Mr. Chairman! I think Senators Sherry Rehman and Javed Abbasi have highlighted very important matter. It is about Pakistan's defense. We need to know from the Government that its policy of giving courtesies will remain persistent to the enemy either it's any jet fighter or submarine comes. If we had captured that submarine, we would have been in a much better position. We want to know that who gave the orders instantly not to capture the submarine and let it go free. Secondly, what we are hearing from the Indian media and Indian Government every day that they are not getting out of escalation. Still, they are talking the same non-sense. Prime Minister Narendra Modi is on the same speech of 'war syndrome.' What we have done at diplomatic front to counter it? India is diplomatically countering it but we are not paying them in the same coin. We want to know about the policy of countering India at worldwide scale. We want to tell the world about our narrative which is based on our losses of 70,000 innocent citizens. It was rightly said by Senator Usman Khan Kakar that we should respond not for the sake of Government but for the sake of nation. In this affair, we are united. This is our common affair. Hence, Government should response to us then we will response by providing dually discussed, strategized and proper mechanism to counter it. Thank you.

جناب چیئرمین: شکریہ، جی سینیٹر ستارہ ایاز۔

Senator Sitara Ayaz

سینیٹر ستارہ ایاز: شکریہ، جناب چیئرمین! اتنی باتیں ہورہی ہیں اور خصوصاً اسرائیل کے ساتھ دوسرے ممالک کا بھی نام لیا جارہا ہے، اس پر in-camera briefing ہونی چاہیے۔ ہم یہاں حکومت کو support کرنے کے لیے ہیں because this is a national issue. میں پھر یہ بات کہوں گی کہ it is a regional issue. اگر اسے صحیح طرح سے نہیں دیکھا گیا تو بہت بڑا mess up ہو جائے گا، شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جی سینیٹر ڈاکٹر وسیم شہزاد۔

Senator Dr. Waseem Shahzad

ڈاکٹر وسیم شہزاد: شکریہ، جناب چیئرمین! اس میں کوئی شک نہیں کہ جن حالات سے ہم گزر رہے ہیں، نہ صرف ہمیں extra careful ہونا چاہیے بلکہ transparency بھی رکھنی چاہیے۔ میں پاکستان نیوی کی press release آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اس press release میں یہ clearly کہا گیا کہ Indian submarine was detected trying to enter Pakistan's territorial waters. اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ enter نہیں ہو سکی ہے۔ اس press release میں آگے یہ کہا گیا ہے کہ Pakistan Navy used its specialized skills to ward off the submarine successfully keeping it from entering Pakistani waters. یہ بالکل clear بات ہے کہ وہ submarine enter نہیں ہو سکی ہے. despite the fact that it did try to enter. شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر سید مظفر حسین شاہ۔

سینیٹر سید مظفر حسین شاہ: شکریہ، جناب چیئرمین! میں ایک منٹ لوں گا۔ ہاؤس اور Foreign Affairs Committee کی طرف سے ہم نے ایک Special Committee بنائی جس میں سینیٹر عائشہ رضا فاروق اور سینیٹر مشاہد حسین سید بھی شامل تھے۔ ہم نے کوئی 150 Ph.Ds کو interview کیا جس کا مقصد پاکستان کے 16 Chairs abroad کے لیے سفارشات تجویز کرنا تھیں۔ ہم نے وہ سفارشات وزیر اعظم کو بھجوا دیں۔ ایک ایک Chair کے لیے ہم نے تین تین نام دیے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحب یہ اور کوئی مسئلہ ہے۔

سینیٹر سید مظفر حسین شاہ: آپ میری ایک منٹ بات سن لیں۔اتنا کام کرنے کے بعد کل پھر اس کام کے لیے ad آیا ہے اور وہ ایک بار پر کیا جارہا ہے۔آپ برائے مہربانی اس مسئلے کو دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین: آپ کی بات اس discussion سے relevance نہیں رکھتی ہے اور یہ کوئی point of public importance بھی نہیں ہے لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔جی سینیٹر مشتاق احمد۔

Senator Mushtaq Ahmed

سینیٹر مشتاق احمد: شکریہ، جناب چیئرمین! یہ جو واقعہ ہوا ہے، میں پاکستان نیوی کی press release سے اتفاق کرتا ہوں کیونکہ اس میں لکھا گیا ہے کہ انڈین آبدوز نے گھسنے کی کوشش کی لیکن پاکستان نیوی نے اسے ناکام بنادیا۔ہم اس پر انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور ہمیں اپنے armed forces پر مکمل اعتماد ہے۔نریندر مودی نے کل احمد آباد میں ایک تقریر کی ہے جس میں پاکستان کے متعلق ان کا لہجہ انتہائی تلخ ہے۔اس تقریر میں مودی نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں کہ میں گھر کے اندر گھس کر ماروں گا اور معاف کرنا میری فطرت نہیں ہے۔اس کے بعد رات کو پاکستان کی سمندری حدود میں یہ واقعہ ہوا ہے۔ہمیں بھی اسی طرح vigilant رہنا چاہیے اور transparency in decisions رکھنی چاہیے۔ابتدائی واقعے کے متعلق پارلیمنٹ کو اعتماد میں لیا گیا تھا لیکن کل کے واقعے کے متعلق ہمیں کچھ خبر نہیں ہے۔جو سیکیورٹی کی صورتحال ہے اور کل جو منسٹر صاحبہ نے آکر شاکر اللہ کے بارے میں کہا تھا کہ اس کے مسئلے کو ہم international forums پر اٹھائیں گے، اس ضمن میں کچھ بھی نہیں کیا گیا ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ security and foreign affairs کو ایک coordinated طریقے سے ان مسائل کے حل کے لیے استعمال کرنا چاہیے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جی سینیٹر شیری رحمٰن۔

Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحمٰن: میرا ایک مختصر سوال ہے۔یہ بہت ہی اچھی بات ہے کہ پاکستانی بحریہ نے اس کے متعلق بتانا پسند کیا۔اگر انہوں نے یہ statement دی کہ انڈین submarine آئی اور اس نے پاکستان کے territorial waters میں گھسنے کی۔۔۔جاری۔۔۔

سینیٹر شیری رحمٰن (جاری۔۔۔)اس نے پاکستان کے territorial waters میں گھسنے کی کوشش کی، اس وقت صورتحال یہ ہے کہ ہم امن کی پوزیشن میں نہیں ہیں، یہ جنگی کیفیت ہے، act of war ہوا ہے۔ ہندوستان کی جارحیت مستقل جاری ہے، آپ لفظوں میں، عملی اور عسکری دراندازی مستقل دیکھ رہے ہیں۔ پاکستان نیوی نے statement دی ہے اور شاید یہ کہا ہے کہ ہم نے اپنے policy of de-escalation کے مطابق اس پر کوئی حملہ نہیں کیا یا جوابی کارروائی نہیں کی لیکن ان کو باہر escort کر دیا۔ اشتعال تو پھیلتا ہے، سوال بنتا ہے، میں نہیں چاہ رہی کہ اس پر کوئی مسئلہ کھڑا ہو لیکن خارجہ امور کی منسٹری سوئی ہوئی ہے کہ انہوں نے اس پر کوئی بات نہیں کی، کراچی سے لے کر خیبر پختونخوا تک۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ میڈم، یہ بات آپ دوسری مرتبہ کر رہی ہیں۔ جی منسٹر صاحب۔

<u>Makhdoom Khusro Bakhtiar, Minister for Planning, Development and Reforms</u>

مخدوم خسرو بختیار: جناب چیئرمین! Pakistan Armed Forces کا resolve ہے کہ ہم اپنی airspace کی territorial ingress کو safeguard کریں گے۔ آپ نے دیکھا کہ جب انڈیا کی air force نے ہماری airspace violate کی تو ان کو ایک befitting جواب ملا۔ اسی طرح LoC پر Indian aggression ہو رہا ہے، LoC کی violations ہو رہی ہیں، وہاں بتدریج firing ہو رہی ہے جس کی وجہ ہمارے دو فوجی جوان شہید ہوئے، کئی زخمی ہوئے مگر ہمارا resolve ہے کہ ہماری Armed Forces اپنی سرحدوں کی حفاظت جان ہتھیلی پر رکھ کر رہی ہیں۔ اگر ہمارے territorial water کی violation ہوئی ہے تو وہ violation کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے، ان کو deter کیا گیا اور ان کی submarine کو وقت کے ساتھ ہی detect کر لیا گیا۔ میرے خیال میں اس پر حتمی ISPR statement یا Foreign Office کی طرف سے مرتب ہو رہی ہے جو قوم کے سامنے آ جائے گی۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Order No. 3. Consideration of admissibility.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ! وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس پر statement بنا رہے ہیں، قوم کے سامنے رکھیں گے۔ایک دن میں جواب تو نہیں آ سکتا، اس طرح نہیں ہو سکتا۔

سینیٹر شیری رحمٰن: جناب چیئرمین! یہ سینیٹ کا سوال نہیں ہے، سارا ملک پوچھ رہا ہے، سارا میڈیا پوچھ رہا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں ہم اس کا جواب مرتب کر رہے ہیں۔

سینیٹر شیری رحمٰن: گولی دے رہے ہیں، کیا مرتب کر رہے ہیں۔۔۔۔

(اس موقع پر اپوزیشن اراکین ایوان سے walkout کر گئے)

Admissibility of Adjournment Motion moved by Senator Sassui Palijo regarding formation of a high powered Tax Commission

Mr. Chairman: Order No. 3. Consideration of admissibility of adjournment motion. We may now take up Order No.3, regarding the admissibility of the adjournment motions entered in a separate list, to be examined under Rule 85 to 89 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012.

Senator Sassui Palijo, regarding the Federal Government's decision to establish a high power tax commission.

میڈم! اس پر آپ نے Calling Attention Notice دیا ہے، وہ admit ہو چکا ہے، وہ ہاؤس میں آ جائے گا۔ میرے خیال میں اس کی ضرورت ہے، already آپ کا ایک tool آ چکا ہوا ہے۔

Senator Sassui Palijo: True, I have submitted regarding this matter and you allowed me today then I will take it up.

جناب چیئرمین: یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ already admit ہو چکا ہے۔

سینیٹر سسی پلیجو: اگر شروع میں یہ آیا ہے تو rules کے مطابق میرا right بنتا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ تو admit ہو چکا ہے، یہ تو admit نہیں ہوا ہے۔

سینیٹر سسی پلیجو: وہ کب آیا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ اگلے سیشن میں آ جائے گا۔

Senator Sassui Palijo: It will take some time, its on agenda.

جناب چیئرمین: میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ similar case ہے۔ آپ کا Calling Attention Notice admit ہو گیا ہے، پہلے ہم اسے سنیں گے، دو تو نہیں ہو سکتے۔ adjournment motion اس لیے ہوتا ہے کہ جیسے ابھی سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ اگر adjournment motion دے دیتیں تو ہاؤس اس پر دو گھنٹے بحث کرتا لیکن اس پر نہیں ہو سکتا۔

سینیٹر سسی پلیجو: جناب چیئرمین! یہ ہماری لیے بہت اہم issue ہے۔

Mr. Chairman: Thank you. It is not admitted. Next Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh, regarding detouring financial plight of EOBI.

<u>Admissibility of Adjournment Motion moved by Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh regarding Financial Plight of EOBI</u>

Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: I will request the House to discuss pathetic financial plight being faced by EOBI, as the institutions is unable to collect proper and due contribution from the Provinces since 2010 till date. The previous government raised the minimum wage to Rs. 15,000/= per month but its implementation is restricted to Federal Capital only on account of which employees living outside the capital city are deprived of their basic right at present. The contribution from employees is decreasing and the institutions are moving towards collapse.

جناب چیئرمین! میں دو منٹ لوں گا۔ EOBI کا ایک ایسا محکمہ ہے جہاں لوگ ساری زندگی ملازمت کرتے ہیں، ان کے لیے ایک contribution اکٹھا کیا جاتا ہے اور جب وہ retirement کی عمر کو پہنچتے ہیں تو انہیں پیسے ملنے ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شبلی فراز صاحب! اپوزیشن walk out کر گئی ہے، انہیں منا کر لائیں۔ Chief Whip صاحب کہاں ہیں۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: Chief Whip صاحب غیر حاضر ہیں۔ EOBI وہ واحد محکمہ ہے جو اپنے لیے خود funds generate کرتا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اگر کبھی حکومت نے pensioners کو 5% کا اضافہ دے دیا یا 500 سے 900 روپے بڑھا دیے تو کیا ان کو ان کا حق ملا۔ میری گزارش ہے کہ اگر آپ تھوڑی سی شفقت فرمائیں، اسے accept کریں، اسے ہاؤس میں discuss کیا جائے۔

جناب چیئرمین: بہت مہربانی، اس پر بڑا ٹائم لگے گا، آپ کوئی اور tool use کریں۔.not admitted

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جیسا آپ حکم کریں۔

Admissibility of Adjournment Motion moved by Senator Sassui Palijo regarding Gas Supply to Sindh

Mr. Chairman: Thank you. Next Senator Sassui Palijo. She is not present. It is regarding the closure of gas supply to Sindh, it is not admitted.

میاں عتیق شیخ صاحب! کتنے ہیں۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب چیئرمین! تین ہی allow ہوتے ہیں اور تین ہیں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب بتائیں۔

Admissibility of Adjournment Motion move by Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh regarding Imposition of heavy fines on Pakistan by International Courts

Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: I will request the House to discuss a grave issue regarding heavy fines being imposed on Pakistan by International Courts for not fulfilling payments for International Courts as well as for losing international legal battles; recently we have lost another legal battle at the international forum as the London Court of International Arbitration (LCIA) awarded a penalty of 21 million dollars to the country in the Broadsheet LLC case.

جناب چیئرمین! میں یہ adjournment motion اس لیے لایا ہوں کہ ہمارے 22 کروڑ عوام میں لاکھوں کی تعداد میں وکلاء صاحبان ہیں۔ معذرت کے ساتھ کے جتنی international treaties ہیں، international agreements ہیں، country to country ہیں یا بڑی کمپنیوں کے ہیں، اس میں اب رجحان بڑھ چکا ہے کہ لوگ International Court of

میں جارہے ہیں۔Law Minister نے oath taking کے بعد اپنے آفس میں جا کر پہلی بات کی تھی کہ اب ہم اس چیز کو بہتر کریں گے، اسی وجہ سے کلبھوشن کا کیس صحیح معنوں میں اس حکومت کی کاوش ہے، اسے دنیا کے سامنے پیش کیا جا چکا ہے۔ میری گزارش ہے کہ ہم اسے کیوں نہ اس ہاؤس میں discuss کریں۔ Justice

جناب چیئرمین: میری گزارش ہے کہ یہ کئی مرتبہ ہاؤس میں discuss ہو چکا ہے۔ میری suggestion ہے کہ آپ اس پر 218 کا motion لے آئیں، .not admitted عتیق شیخ صاحب ! اگلا بھی آپ کا ہے، آپ نے کیا شروع کیا ہوا ہے، شیخوں کا کام تو بڑا کنجوسی والا ہوتا، ادھر تو آپ کوئی کنجوسی نہیں کر رہے ہیں۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب چیئرمین ! میں پرانا شیخ ہوں، نئے شیخ ایسا کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ میاں بھی ہیں اور شیخ بھی ہیں۔

Admissibility of Adjournment Motion moved by Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh regarding disclosing the IMF's latest deal by the Government

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: یہ اللہ کی مہربانی ہے۔

I will request the House to discuss the need to make public IMF's latest deal by the Government.

جناب چیئرمین ! میں اس پر ایک منٹ لوں اور مجھے معلوم ہے کہ شاید آپ نہ مانیں کیونکہ آپ کے لیے بھی بہت سی مشکلات ہیں، میں آپ کے ساتھ ہوں۔ (آگے جاری T11)

T11-05MAR2019---ASHFAQ/ED.ABDUR RAUF---4.40PM

جاری۔۔۔ سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ۔۔۔ جناب ! میں اس پر ایک minute لوں گا، مجھے پتا ہے، شاید آپ نہ مانیں کیونکہ آپ کے لیے بھی بہت سی مشکلات ہیں، میں آپ کے ساتھ ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، میری کوئی مشکلات نہیں ہیں، آپ بات کریں۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب ! اس وقت میں مقصد ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے، میں نے یہ ازراہ تفنن کہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی میرا mood ٹھیک ہے۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب! ہم ہمیشہ چاہتے ہیں کہ آپ کا mood اچھا رہے، آپ ہماری باتیں مانتے رہیں۔ جناب! یہ دیکھا گیا ہے کہ IMF ایک whistle blower ہے، اگر اس کو صحیح معنوں میں استعمال کیا جائے، this is another thing, IMF جس طریقے سے agreement کرتا ہے، وہ depend کرتا ہے کہ ہمارے لوگ کیا agreement کرتے ہیں، کیا نہیں کرتے ہیں۔ اس سے پہلے حکومتیں کیا agreement کرتی رہیں، IMF کی یہ responsibility ہے کہ وہ قوموں کو یہ بتاتی ہے کہ آپ کا جو internally economic structure ہے، وہ کہاں کھڑا ہے، اس لیے, being a whistle blower میں یہ کہوں گا کہ ہماری حکومت کی یہ responsibility ہے کہ جو بھی agreement کیا جائے۔ جناب! اس سے پہلے یہ ہوتا تھا کہ جب بھی حکومت change ہوتی تھی تو کسی نہ کسی کا کوئی ایک package لینے کے لیے IMF کی straight away ساری باتیں مان لیتی تھی۔ موجودہ وقت کی حکومت نے اس طرح initiative لیا کہ انہوں نے ابھی تک کسی قسم کی کوئی باتیں نہیں مانیں۔ جناب! میری یہ گزارش ہے کہ اگر ہم اس ایوان میں discuss کریں، اس کو لے کر آئیں تو کم از کم قوم کو پتا لگے گا۔

جناب! دوسری بات ہے کہ loans کے معاملے میں جب تک یہ نہ بتائیں کہ یہ pay off کیسے کئے جائیں گے اور کیا حالات ہیں جن کی وجہ سے loan لے رہے ہیں تو بات complete نہیں ہوتی۔

Mr. Chairman: It is not admitted.

اس پر کوئی اور tool use کریں، آپ question لائیں، وزیر صاحب جواب دیں، وہ بیٹھے ہیں اور سن رہے ہیں۔ سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ نہیں ہیں، it is not admitted.. پھر سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ کا ہے، وہ موجود نہیں ہیں، یہ gas کے بارے میں ہے، it is not admitted کیونکہ انہوں نے کئی مرتبہ ایوان میں discuss کیا ہے۔ آج ان کا calling attention notice بھی لگا۔ سینیٹر سراج الحق صاحب موجود نہیں ہیں، it is not admitted. سینیٹر محمد جاوید عباسی صاحب موجود نہیں ہیں، it is not admitted/ rejected. سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ، سینیٹر کیشو بائی صاحبہ، سینیٹر سسی پلیجو صاحبہ، سینیٹر انور لعل دین صاحب اور سینیٹر گیان چند صاحب، ان میں سے کوئی بھی نہیں ہے، it is rejected.. سینیٹر قراۃ العین مری صاحبہ نے withdrawal کی request کی ہے، یہ withdraw ہو گیا ہے۔ Let us move on, Order No.4, report of the Committee on Privileges. اس report کو کون

present کرے گا، یہاں پر کوئی Privileges Committee کا Member ہے۔ سینیٹر بریگیڈیئر (ر) جان کینتھ ولیمز صاحب! آپ present کریں۔

Report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges regarding misbehaviour with the mover by F.C. Subedar at Qilla Saifullah (Sharen Jogazai) presented by Senator Brig. (R) John Kenneth Williams

Senator Brig. (R) John Kenneth Williams: I, Senator Brig. (R) John Kenneth Williams on behalf of Senator Ayesha Raza Farooq, Chairperson, Committee on Rules of Procedure and Privileges, present report of the Committee on Privilege Motion No.2 (279)/2018-M, moved by Senator Usman Khan Kakar on 9th July, 2018, regarding misbehaviour with the mover by F.C. Subedar at Qilla Saifullah (Sharen Jogazai)

Mr. Chairman: Reports stands laid. Order No.5, Senator Ayesha Raza Farooq, Chairperson, Committee on Rules of Procedure and Privileges may move Order No.5. Yes, Senator Brig. (R) John Kenneth Williams on her behalf.

Report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges regarding irresponsible attitude and misbehaviour of an airhostess presented by Senator Brig. (R) John Kenneth Williams

Senator Brig. (R) John Kenneth Williams: I, on behalf of Senator Ayesha Raza Farooq, Chairperson, Committee on Rules of Procedure and Privileges, present report of the Committee on Privilege Motion No.2 (279)/2018-M moved by Senator Professor Sajid Mir on 14th November, 2018, regarding irresponsible attitude and misbehaviour of an airhostess with the mover when he was travelling from Lahore to Islamabad.

Mr. Chairman: Report stands laid.

(At this stage the quorum was pointed out)

Mr. Chairman: Count be made.

(The count was made)

جناب چیئرمین: میڈم! آپ خود کہاں جا رہی ہیں، آپ جائیں اور تشریف رکھیں، آپ اس طرح نہیں جا سکتیں۔ House میں quorum نہیں ہے، 5 minutes کے لیے گھنٹیاں بجائیں۔

(The bells were rung)

جناب چیئرمین: گھنٹیاں بند کریں کیونکہ 5 minutes ہو گئے ہیں اور count کریں۔

(The count was made)

Mr. Chairman: The House is not in quorum. The House stands adjourned to meet again on Wednesday the 6th March, 2019 at 3.00p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Wednesday the 6th March, 2019 at 3.00p.m.]